صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 9 مارچ 2004ء بمطابق 17 محرم 1425 ھجری صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ہ

قُلۡ إِنَّنِي هَدَىٰنِي رَبِّيٓ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ دِينٗا قِيَمٗا مِّلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفٗاۚ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَo قُلۡ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَoلَا شَرِيكَ لَهُۥۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلۡمُسۡلِمِين

(ترجمہ): اے نبیؐ کہو، میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، بالکل ٹھیک دین جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں، ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ جسے یکسو ہو کر اس نے اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب سپیکر: میں اجازت دوں گا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اچھا۔

مجلس قانون ساز شمالی علاقہ جات کے اراکین کو خوش آمدید

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! ہماری نادرن ایریاز لیجسلیٹیو کونسل کے مہمانان گیلری میں تشریف رکھتے ہیں، میں اپنی طرف سے، حکومت سرحد کی طرف سے اور معزز اراکین صوبائی اسمبلی کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) چونکہ ہماری اسمبلی بلڈنگ Under construction ہے اس لئے ہم ان کو ان کے شایان شان جگہ نہیں دے سکتے۔ وہ ہماری اس مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے انشاء اللہ در گزر فرمائیں گے۔ اگر کوئی Inconvenience ان کو ہو تو ہم معذرت خواہ ہیں۔ جی!

ایم پی اے ہاسٹل کی خستہ حالی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you, Honourable Speaker Sir. سر! آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف میں دلوانا چاہتی ہوں۔ ایک سر! پراجیکٹ کو Complete کرنے کیلئے ہمیں کچھ ضروری کارروائی کرنی پڑتی ہے جس میں پہلے نمبر پر تو آتا ہے 'DSC' جو ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی ہوتی ہے، اس سے گزرنے کے بعد آپ کا ایک 'AA' آجاتا ہے Administrative Approval ہوتا ہے اور اس کے بعد آتا ہے 'W.C' یعنی Work completion۔ سر! مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ایک سال سے اوپر کا عرصہ گزر گیا ہے اور جیسے آپ کے Honourable self نے ابھی فرمایا کہ ہمارے مہمانان گرامی اوپر بیٹھے ہیں اور وہ جگہ ان کے شایان شان نہیں ہے۔ کوشش تو ہو رہی ہے، اسمبلی کی بلڈنگ بھی بن رہی ہے لیکن خدارا آپ ذرا ایک اچھا سا دورہ ہمارے ایم پی ایز ہاسٹل کا بھی کر کے دیکھیں کہ ہم کس کسمپرسی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (تالیاں) ہمارے ایم پی ایز ہاسٹل کی مثال اس بیوہ ماں کی ہے جو بے یار و مددگار ہے اور اس کا کوئی جوان بیٹا نہیں ہے۔ (تالیاں) اور سر، اس صورتحال میں بعض اوقات ہمیں بڑی خفت اور شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم اپنے مہمانوں کو پوری طرح سے، آخر گھر سے دور ہوتے ہیں، نہ ہم بٹھا سکتے ہیں نہ Entertain کر سکتے ہیں۔ حالت اتنی خراب ہے کہ جب ہم ان کو کہتے ہیں کہ جناب، ہمارا یہ کام ٹھیک کر دیں، یہ پرابلم ہے تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو کسی قسم کی یہ Liability پوری کرنے کا انتظام

نہیں ہے، ٹھیکیدار بھاگ چکا ہے،اس کی پہلی Payment ہوتی تب وہ کام کرے گا۔ تو سر! آپ مجھے یہ بتائیں کہ ہم صوبہ سرحد کی نمائندگی کررہے ہیں اور اسی صوبہ سرحد میں دیکھیں، گورنر ہاؤس ہے، وہاں کیلئے فنڈز ریلیز ہوتے ہیں، سی ایم سیکرٹریٹ ہے، وہاں کیلئے فنڈزر یلیز ہوتے ہیں۔ آخر سی ایم صاحب بھی تو ہماری صفوں میں سے اٹھ کر گئے ہیں نا،ان کیلئے اتنے انتظامات (تالیاں) کل اگر ہم بھی وہاں چلے جائیں انشاءاللہ تعالی ،اللہ تعالی کو اگر منظور ہوا تو میرا نہیں خیال کہ اس درد سے گزر کر ہم اس درد کو سمجھ نہ سکیں۔ تو میری آپ سے التجا ہے، التماس ہے اور گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس بیوہ ماں کا بھی کچھ خیال کیا جائے۔ ایم ایم اے کا دور ہے اور بیواؤں کا ذرا خیال زیادہ رکھا جاتا ہے۔ تو اس لئے میں نے اس سے اس کی مشابہت کر دی ہے، تو میں امید رکھتی ہوں کہ فنانس منسٹر صاحب بھی اس پر ذرا غور کریں گے اور اس میں ہماری مدد فرمائیں گے تاکہ ہم اس کسمپرسی کی حالت سے نکل سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! دے سره مونږه اتفاق کوؤ جی۔ دے کښې یو خبره زه سیوا کومه جی، مونږه تقریباً دا پوره گرمی چه هاسټل کښې تیره کړه، په هغے کښې ګیس نه وو جی۔ دغه شان د ګیس سهولت پکښې نشته، ټیلی فون تر اوسه پورے جی کټ دے، مونږ چرته ټیلی فون کولے شو نه او څنګه چه دوئ خبره اوکړله چه کله مونږه څه د بعضے دغه د پاره اوو ایو چه یره دا فلانکے کار پکښې کول غواړی نو د هغے د فنډ د پاره دوئ، دے د پاره جی تا سو څه مستقل۔۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب! اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ ہم سب کے ذہن میں، بحیثیت سپیکر، بحیثیت منسٹر، بحیثیت چیف منسٹر، بحیثیت معزز رکن کیبنٹ یہ بات ہونی چاہیئے کہ ہمارا پہلا Base ایم پی اے ہے اور ایم پی اے سے ہی چیف منسٹر، سپیکر اور منسٹر بن سکتا ہے۔ (تالیاں) تو میرے خیال میں آپ اس میں خصوصی دلچسپی لیکر جو Grievances ہیں کہ چیف منسٹر ہاؤس اور سپیکر ہاؤس اور گورنر ہاؤس، اگر ان کو فنڈ مہیا ہو سکتا ہے تو ایم پی ایز ہاسٹل کو کیوں نہیں؟ یہ بھی بتایا جائے کہ کتنے بقایاجات ہیں اور کہاں کہاں پر بات روکی ہوئی ہے؟ (تالیاں) پلیز، جناب سراج الحق صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! یو ضمنی خبره دے حوالے سره جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس خان: یو دغه پیش شوے وو جی، چه د نیب نه ځومره ریکوری تر اوسه پورے د ایم پی اے هاسټل شوے ده جی، هغه د هم لږ سراج الحق صاحب اووائی ځکه هغوی سره دا دوه کاله په تحویل کښ وو جی او یو سوال هم په دے راغلے وو د پیر محمد خان، هغه د هم مونږ ته اوښائی جی چه تر اوسه پورے هغے کښ څه پیشرفت اوشو او ځومره ریکوری پکښ شوے ده؟

Mr Speaker: Ji, Siraj-ul-Haq Sahib, honourable Minister for Finance and P&D, please.

جناب سراج الحق (سینئر وزیر/وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔انتہائی قابل احترام سپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی! محترم رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے ہاسٹل کے حوالے سے بات کی ہے اور آپ نے تمام ممبران اسمبلی کی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ نمائندگی کی ہے،انکے احساسات کی ترجمانی کی ہے۔ہم سب ایم پی ایز ہیں اور ہم آپ کے ان احساسات میں برابر کے شریک ہیں۔ میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ جتنی زیادہ سہولیات ایم پی اے کو ہونیا چاہیں اب وہ نہیں ہیں اور ہمیں اس کا اندازہ ہے کہ بہت سارے لوگ بلکہ ہزاروں لوگ آتے ہیں،رات گئے تک ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور پھر میں صبح بھی سوچ رہا تھا کہ فجر کے بعد لوگ ان پر حملہ آور ہوتے ہیں اپنے اپنے کاموں کے سلسلے میں،اس لئے ٹیلی فون جیسی بنیادی سہولت جو سب کو میسر ہے، ہمیں آج ایک Question سے معلوم ہوا ہے، شاید مظفر سید اور ایک دو اور ساتھیوں نے کیا ہے کہ وہاں ایکسچینج بھی متاثر ہوا ہے۔بنابریں میں نے صبح جو متعلقہ آدمی ہے،اس کو بلایا ہے اور ان کی بھی اپنی بات ہے کہ گورنر صاحب کے پرانے دور سے لیکر اس کے Maintenance کے اخراجات ہیں جو اب تک ادا نہیں کئے گئے، کوئی تین کروڑ Something اس کے ہیں اور باقی کچھ مقامات کا،ایک بل اس کا بن گیا ہے لیکن میں نے ان کو آج کہا ہے کہ اگر کوئی بڑا کام ہو تو ہونا تو چاہیے تھا کہ گزشتہ جون کے بجٹ سے پہلے آپ اس کو اس میں شامل کر لیتے تو اس پر کام ہو جاتا،اگر ایمرجنسی فنڈ سے یہ ممکن نہیں تھا تو آپ باقاعدہ ایک سکیم کے طور پر اس کو شامل کر لیتے لیکن بہر حال چونکہ جمہوریت قائم ہوئے بھی ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے اور جس طرح تین چار سال پہلے گزر گئے ہیں، غیر جمہوری دور تھا،اس میں ایم پی ایز کا تصور نہیں تھا اور لوگوں کا خیال بھی نہیں تھا کہ کبھی ایم پی ایز ہاسٹل کے تالے اور اسمبلی ہال کے تالے دوبارہ کھل جائیں گے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ لوگ دوبارہ اسمبلی میں آ گئے ہیں،ایم پی ایز ہاسٹل بھی کھل گیا ہے،اسمبلی ہال بھی کھل گیا ہے اور جمہوریت کی گاڑی رواں دواں ہے۔بہر حال آپ کے جو احساسات ہیں، میں نے صبح بھی متعلقہ آدمی کو بلایا

ہے، اکرام اللہ شاہد صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے ہیں میرے خیال میں خصوصی نمائندگی اور نگرانی اسلئے کرتے ہیں۔ جی؟

(اس مرحلے پر جناب اکرام اللہ شاہد، ڈپٹی سپیکر، ایوان میں داخل ہوگئے)

سینیئر وزیر (خزانہ): بہر حال اکرام اللہ شاہد صاحب نے جو دورے کئے ہیں، انہوں نے بھی کہا ہے، مجھے صبح انہوں نے بتایا ہے کہ ایک ایک چیز کا انہوں نے دورہ کیا ہے، نوٹ کروایا ہے، نگرانی کرتے ہیں۔ بہر حال سواتی صاحبہ کے آج کے اس سوال کے نتیجے میں اور احساس دلانے کے نتیجے میں ہم اس پر اپنا کام تیز کریں گے، انشاء اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: .Thank you۔ جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب سید ظاہر علی شاہ صاحب، ایم پی اے، کل سے گیارہ تاریخ تک کیلئے رخصت مانگ رہے ہیں۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اٹھی ہوں، مجھے بھی موقع دیں؟

جناب سپیکر: موقع دوں گا، دوں گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے، کل سارا دن آپ کا تھا نا، اب نہیں، اچھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں کل کے حوالے سے آج ایک تھوڑی سی Clarification کرنا چاہتی ہوں اور پریس والوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، بڑے ادب سے کہ کل جو واک آؤٹ ہم لوگوں نے کیا تھا، وہ آنریبل سپیکر کے خلاف نہیں تھا بلکہ وہ منسٹر ایجوکیشن کے خلاف تھا کیونکہ انہوں نے آپ کے کہنے کے باوجود ہمیں کسی قسم کی کوئی یقین دہانی، کل جو Child abuse پر بات ہوئی تھی، اس پر انہوں نے ہمیں کوئی یقین دہانی نہیں کروائی تھی اور آج چونکہ وہ موجود نہیں ہیں، تو اس ایشو کو ہم، جب وہ آجاتے ہیں ہاؤس میں تو پھر اس کے بعد ہم اس پر بات کریں گے، آپ کے ساتھ۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

محترمہ نعیم اختر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیم اختر: مانسہرہ میں سر! ٹول پلازہ کی وجہ سے جو وہاں پر Tension بنی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر آتے ہیں، میرے پاس ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اپنے Proper time پر آئیں گے، انشاء اللہ۔

محترمہ نعیم اختر: سر! لیکن اس وقت جو Tension وہاں بنی ہوئی ہے، اس کو تو ختم کرنے کیلئے ہم لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں Tension کو تو، وہ ایجنڈے پر ہے نا۔

محترمہ نعیم اختر: سر! ہم اس ٹول پلازہ کو ختم کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایجنڈے پر ہے۔

محترمہ نعیم اختر: ہم ٹول پلازہ کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ایجنڈے پر ہے۔

آوازیں: منسٹر صاحب آگئے ہیں۔

(اس مرحلے پر وزیر تعلیم ایوان میں داخل ہو گئے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں دوبارہ، چونکہ مسنسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں، منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جب ہم لوگوں نے کل واک آؤٹ کیا اور ہمارے پیچھے جو ہمارے آنریبل ممبران آئے، یہاں ملک ظفر اعظم کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ بھی ہمیں منانے کے لئے آئے اور جب ہم دوبارہ ہاؤس میں Enter ہوئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور جب ہم دوبارہ ہاؤس میں آئیں تو منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ آپ لوگ احتجاج کیلئے باہر گئیں تھیں تو پھر ہاؤس میں کیوں آئیں؟ جس سے ہم سب خواتین کا استحقاق مجروح ہوا ہے، جناب سپیکر۔ (تالیاں)

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): اجازت دے؟

جناب سپیکر: جی،جی۔

وزیر تعلیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سپیکر صاحب! ډیره مهربانی ستاسو۔ دا زما خیال دے غلط فهمی به شوی وی ددوئ جی۔ ما دا خبره بالکل نه ده کړے چه گنی تاسو ولے بیا راغلئ؟ ما دا اووئیل چه راغلئ جی؟ دا خبره مے کړےده چه راغلئ۔ ما سره دادے گواه موجود دے--------

جناب سپیکر: هر کلے د ورته اووئیلو؟

وزیر تعلیم: هر کلے مے ورته اووئیلو، پخیر راغلے مے ورته اووئیل --

(تالیاں اور قہقہے)

جناب سپیکر: جی، آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟اس سلسلے میں،جی۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر! آپ نے جو بات کی تھی، میں چونکہ آئی تھی سر، کہ یقین دہانی ہمیں کرائی جائے، اس کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا منسٹر صاحب---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: کہ اس کے اوپر ابھی تک کیوں نہیں کچھ ہوا جی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! دا خبره خو ډیر وخت نه چلیږی جی، او دا خبره په انټرنټ باندے او تمامه دنیا کښې اوچلیده۔

جناب سپیکر: جی،جی۔

وزیر تعلیم: دے سره ډیر ساکھ زمونږه د حکومت او د ملک د بچو او د تعلیم،هغه انتهائی خرب شو جی۔ دا یو ډیره د بے عزتئ خبره وه، مونږ په دے باندے فوری طور ایکشن اغستے وو، په دے کښې د سپیشل برانچ رپورټ هم راغلے وو جی، په

دے کښې بيا مونږه کميټی د پی ټی ايز هم مقرر کړے وه او د والدينو، ځکه چه بچو ته د والدينو نه زيات نيزدے څوک نه وی جی، بيا دهغے نه وروستو مو په دے کښې د اسمبلئ کميټی هم مقرر کړه، په هغے کښې باقاعده اجلاسونه اوشول ، اوسه پورے په چا باندے الزام ثابت شوے نه دے جی۔ د ده سفارشات دا وو د کميټئ، چه تاسو دا استاذان بدل کړئ۔ د اسمبلئ د کميټئ په سفارشاتو باندے هغه استاذان هم مونږ بدل کړل خو اوسه پورے په چا باندے ثبوت نه دے شوے ،که چرے فرح عاقل شاه په چا باندے ثبوت اوکړو، مونږه د دے يقين دهانی ورکوؤ چه هغوی ته به سزا ورکوؤ اوکه صرف د الزام په بنياد وی نو الزام خو په ټوله دنيا باندے لګی، دا خبره نور چيړل نه دی پکار۔

<u>جناب خليل عباس خان:</u> سپيکر صاحب! جی، زه ------------------

<u>جناب سپيکر:</u> آپ بيٹھ جائيں، خليل عباس خان۔ دے سلسله کښې زه خبره کوم۔

<u>جناب خليل عباس خان:</u> جی، د کميټئ رپورټ --------------

<u>جناب سپيکر:</u> جس طرح کہ معزز منسٹر صاحب نے فرمايا کہ بہت Propagation ہو چکی ہے، لہذا ميں حکومت کو ہدايت ديتا ہوں کہ وہ سيشن جج کے ذريعے جوڈيشل انکوائری کرائيں اس سلسلے ميں اور Within one month اپنی رپورٹ Submit کريں۔ (تالياں)

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپيکر صاحب۔

<u>جناب سپيکر:</u> ميرے خيال ميں، ميں نے تو پہلے استدعا کی ہے، آپ پھر قلندر لودھی صاحب، آپ تمام معزز اراکين صوبائی اسمبلی سے استدعا ہے کہ کل بھی ميں نے بار بار استدعا کی تھی، چونکہ بين الاقوامی اور ملکی حالات ايسے ہيں کہ ہميں احتياط سے چلنا چاہيے، احتياط سے کام لينا چاہيے۔ ہر ايک معزز رکن، ميرے خيال ميں، ميں نام نہيں لوں گا ليکن ہر ايک معزز رکن کے ساتھ کل پينتيس افراد اس اسمبلی کی حدود ميں داخل ہوئے تھے اور سيکيورٹی عملے کو انتہائی دقت اور مشکلات کا سامنا تھا تو يہ ہم اور آپ سب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کو قابو کريں اور اسمبلی سيکريٹريٹ کے عملے اور سيکورٹی کے عملے سے ميں پھر استدعا کرتا ہوں کہ آپ تعاون کريں کيونکہ سيکورٹی کا عملہ آپ سب کی حفاظت کيلئے ہوتا ہے، اگر ہم ان کی التجا کو درخور اعتنا نہيں سمجھيں گے اور اس کو نہيں مانيں گے تو ميرے خيال ميں اس سے ہمارا ہی نقصان ہو گا لہذا ميں پھر استدعا کرتا ہوں کہ خدارا جتنے بھی لوگ کام سے آتے ہيں، ہم منتخب لوگ ہيں، ہميں احساس ہے کہ عوام آپ کے پاس اپنے مسائل حل کرانے

کیلئے آتے ہیں لیکن بہتر یہ ہوگا کہ اگر آپ کا کسی متعلقہ منسٹر صاحب کے ساتھ کام ہو تو ان سے وقت لے لیا کریں ان کے دفتر میں، مطلب یہ ہے کہ آپ ان سائل کے ساتھ جا سکتے ہیں لیکن یہاں پر یہ بدمزگی مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ آپ یہ موقع پھر فراہم نہیں کریں گے۔ میں نام نہیں لوں گا لیکن ایک ایم پی اے کی لسٹ میرے پاس آئی تھی اور وہ پینتیس بندوں کو ساتھ لائے تھے۔

آوازیں: آپ ان کا نام لیں، جی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: نوم ئے واخلہ چہ جبل سرہ راخی دا خلق۔ (قہقہے)

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: نہیں۔ Item No. 4, 'Privilege Motions'. Mr. Muzaar Said, MPA and Mr. Gorseran Lal, MPA, to please move their identical Privilege Motion No.82 and 83, in the House, one by one.

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ایم پی اے ہاسٹل کا ٹیلیفون ایکسچینج بند کیا گیا ہے جبکہ اسمبلی ممبران کی موجودگی میں ایکسچینج بند ہے جس سے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور تمام صوبے میں رسوائی سے دوچار ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! خو ورځے وړاندے د ایم پی اے هاسټل ټیلی فون کټ شوے وو۔

جناب سپیکر: خو مرہ؟

جناب مظفر سید: دوہ میاشتے تقریباً هغه ټیلی فون ایکسچینج بند وو، د هغے Payment هم شوے وو خو سی اینډ ډبلیو او ټی اینډ ټی په خپلوکښ د خپل Mis understanding د وجے نه، د خپلے انا پرستئ د وجے نه ایکسچینج بند کړے وو او د ټولے صوبے عوامو ته د هغے نه ډیر لوئے تکلیف وو۔ دے وجے نه دا تحریک استحقاق ماراوړے دے چه ددے دواړو محکمو خلاف د تحقیق اوشی اودا استحقاق د ټولو ایم پی ایز مجروح شوے دے نو زه درخواست کوم ټولو ایم پی ایز ته چه دا تحریک د استحقاق کمیټئ ته حواله شی۔

جناب سپیکر: گورسرن لعل صاحب۔

جناب گورسرن لعل: شکریہ، سپیکر صاحب۔ایم پی ایز ہاسٹل کا ٹیلی فون ایکسچینج عرصہ دراز سے خراب ہے۔ایم پی ایز صاحبان یہاں موجود ہونے کے باوجود ٹیلی فون استعمال نہیں کر سکتے، جس سے تمام ارکان اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔جناب سپیکر صاحب! دو تین مہینے ہوگئے ہیں کہ یہ ٹیلی فون ایکسچینج خراب ہے۔ ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اس مسئلے کو اٹھایا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ تین دن بعد اس کو ہم بحال کر دیں گے لیکن دو مہینے گزر جانے کے باوجود بھی اس کو ٹھیک نہیں کیا گیا اور جب اسمبلی کا سیشن شروع ہوا تو ایک دن پہلے اس کو بحال کیا گیا ہے تو یہ جان بوجھ کر ایسا کیا جا رہا ہے اس لئے میری سپیکر صاحب، آپ سے گزارش ہے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ Thank you

جناب انور کمال: جناب سپیکر! که اجازت وی؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! یہ--------۔

جناب سپیکر: انور کمال خان، پہلے اٹھے تھے۔

جناب انور کمال: شکریه، جناب سپیکر۔ نن حقیقت خبره داده چه تاسو اول توکل سحر د ایم پی اے هاسټل د هغے د مراعاتو نه شروع کړو۔ مونږ حقیقت دے چه په دے باندے ډیر زیات خوشحاله وو چه نن د یو نیم کال نه پس تاسو کم ازکم دا احساس وزراء کرام ته ورکړو چه تاسو Basically اول ایم پی ایز ئے او د هغے نه پس بیا تاسو وزراء ئے (تالیاں) نو حقیقت خبره داده چه، هغه وائی چه "دیر آید درست آید" هیڅ څه فرق نه پریوځی که یو نیم کال پس دوئ ته دا پته اولګیدله چه مونږه حقیقتاً ایم پی ایز یو، خو بهر صورت دا چه کومه خبره مظفرسید خان اوکړله، دے ستاسو د توکل نه پس چه دا دومره زبردستے، ښے او خوږے خبرے مو اوکړلے، نن ما ته ښکاری دا سے چه د هاؤس دا موډ دومره ښائسته دے چه کوم یو معزز رکن د بهر نه راځی نو ډیسکونه ورته بجاویږی، زما هم زړه اوشو چه په دے دروازه اوځم، په هغه راننوځم چه څوک راته لاسونه اوپړقوی (تالیاں، قہقہے) خو بهر صورت صاحبه، مونږه دا التجا کوؤ چه بعض اوقات زمونږ د محکمو د غیر سنجیدګی نه داسے کارونه کیږی چه څنګه نن دوئ دا شکایت اوکړو زمونږه معزز اراکینو، چه یره دوئ بغیر د جواز نه (تالیاں) د ایم پی ایز هاسټل دا ایکسچینج بند کړے وو نو مهربانی اوکړئ جی، چه مونږه د دوئ ملاتړ کوؤ، دا

شئے دکمیٹئ تہ حوالہ شی چہ ددے تحقیقات اوشی، ھغے نہ پس د ھاؤس تہ رپورٹ پیش کړے شی ۔.Thank you

جناب وجیہہ الزمان خان: سپلیمینٹری کوئسچن ہے سر۔

جناب سپیکر: جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ ہمارے آنریبل ممبر زنے بڑا اچھا مسئلہ آپ کے سامنے اٹھایا ہے۔ اس میں کافی عرصے سے ہمیں پرابلم ہے۔ ایک تو سر بلڈ نگ خراب ہو چکی ہے اور ان میں پائپ Leak ہو رہے ہیں اور ہر طرف سے Leakage کا پرابلم ہو رہا ہے۔ چوہوں کی بھی شکایت آگئی ہے کہ چوہے بھی اس میں ہیں اور گزارش یہ ہے کہ اس وقت اگر آپ اس پر سو روپے خرچ کریں گے تو کل کو آپ کو ہزار روپے خرچ کرنا پڑیں گے تو کیوں نہ اس پر ابھی سو روپے خرچ کرکے اس کو ٹھیک کرایا جائے۔ بلڈ نگ بہت ناگفتہ بہہ حالت میں ہے ۔ Secondly اس پر DSC کی میٹنگ ہوتی ہے ، پھر اس کی Administrative approval ہوتی ہے، پھر Work done ہوتا ہے، پھر پیسے ریلیز ہوتے ہیں۔ باقی تمام heads کے نیچے پیسے ریلیز ہو رہے ہیں لیکن ہم ایم پی ایز کی خاطر کوئی پیسے ریلیز نہیں ہو رہے ہیں۔ ٹیلی فون سسٹم ہمارا بابا آدم کے زمانے کا ہے ،اس کا جب ٹیلیفون اٹھایا جائے تو یا تو بات سمجھ میں نہیں آتی یا وہ لگتا ہے کہ جیسے Decoration کے لئے رکھا ہوا ہے تو مہربانی کرکے سر، نیا ایکسچینج اس کیلئے دیا جائے اور یہ باقی جو اس کے پیسے روکے ہوئے ہیں، وہ ریلیز کرکے اس کی حالت ٹھیک کی جائے۔.Thank you Sir

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ما تہ یو منٹ را کړئ جی۔

جناب سپیکر: پہ دے سلسلہ کبن خبرہ کوئ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: صرف یو منٹ۔

جناب سپیکر: مولانا مجاھد صاحب! پہ دے سلسلہ کبن خبرہ کوئ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: او، پہ دے سلسلہ کبن خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: نو تا سو خو ھا سټل کبن نہ ئے ؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: زما په سمجھ کښې نه راځي، دا ټول حضرات وائي چه زمونږه استحقاق مجروح شو نو زه تپوس کوم چه وینه تری نه څومره تلے ده (قہقہے) که هسے زخمي شوے دے۔

جناب سپیکر: سر جی، جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق سینئر وزیر (خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب سپیکر صاحب! ښو پورے چه د مږو مسئله ده یعنی چوہوں کا، جناب وجیہ الزمان صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ یہ ہمارے زمانے کے چوہے ہیں یا پرانے چوہے ہیں؟ (قہقہے، تالیاں)

جناب وجیہہ الزمان خان: موٹے موٹے چوہے ہیں۔

سینئر وزیر (خزانہ): اگر یہ واقعی موٹے چوہے ہیں تو یہ پرانے ہیں، اگر چھوٹے ہیں تو بہر حال اس کا سد باب کیا جا سکتا ہے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! یہ نئے ہیں، پرانے تو مر چکے ہیں۔ اتنی لمبی عمر ہوتی نہیں ہے چوہوں کی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Excuse me ،Sir یہ سیاسی چوہے ہیں اور ہر وقت ہر دور کے ساتھ یہ چوہے چھپتے بھی ہیں اور پھر نمودار بھی ہوتے ہیں۔

سنئیر وزیر (خزانہ): بہر حال اب تو ایم پی ایز آئے ہیں جی، میری درخواست ہے اور ہمارا یہ یقین ہے کہ جہاں ایم پی ایز آئے ہوں تو وہاں سے چوہوں کو چلے جانا چاہیے۔ وہاں چوہوں کو نہیں رہنا چاہیے جی۔ اگر وجیہہ الزمان صاحب بھی ہیں اور چوہے بھی ہیں، تو یہ عجیب بات ہے بہر حال میں نے جس طرح عرض کیا صبح میں نے ڈیپارٹمنٹ والوں کو بلایا ہے اور ان کو ہدف دیا ہے، ٹارگٹ دیا ہے کہ ایکسچینج بھی ٹھیک کریں، ٹیلی فون بھی ٹھیک کریں اور اگر ایم پی ایز ہاسٹل میں کوئی بڑا منصوبہ یا بڑا کام ہے تو اس کو بھی ایک پراجیکٹ کی صورت میں پیش کریں تاکہ ہم اس پر عمل کر سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب اگر ارشاد فرمائیں کیونکہ انہوں نے مہربانی کی ہے ایک نئے بلاک کی منظوری دی ہے تو وہ کب اس کا افتتاح کریں گے؟ ہم استدعا کریں گے کہ کب۔ (قہقہہ)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو منټ، یوه خبره د دوئ نوټس کښې راولمه۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: دے نه مخکښ خو دا خبرے اوشوے چه هغه ایکسچینج کھلاؤ شوے دے خو په هغه ایکسچینج کښ نمبرے شو دی؟ نو چه یو ممبر یو ځائے ملاؤ کړی نو نورو ممبرانو ته بیا لائن نه ملاویږی نو مطلب دادے چه ایکسچینج نه دے خو هسے یو بورډ دے، یو دوه نمبرے دی پکښ۔ د هغے پوره انتظام کول غواړی چه ټول ممبران برابر د غه کولے شی۔

جناب سپیکر: جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): بسم الله الرحمن الرحیم ۔محترم سپیکر صاحب! حقیقت دادے چه دا ډیر د معززو خلقو ځائے دے او دے ځائے ته چه څوک هم راځی، هغه د خپلے ضلعے او د عوامو هغه Creamوی او د هغے انتخاب وی۔ نو دے ځائے ته مونږ که څومره هم د قدر د عزت په نظر اوګورو، هغه به ډیر کم وی او زه په دے فلور باندے دا هدایات نن جاری کوم چه په دے میاشت کښ دننه بنه نوے ټهیک ټهاک ایکسچینج به هم وی او که چرته په دے کښ د Repairضرورت وی، د میاشتے دننه Works departmentته زه هدایات جاری کوم چه بیا د ایم پی ایز دلته هیڅ قسم شکایات هم نه وی او ورسره چه کوم زما یو بهترین غوندے انشاء الله هغه نقشه هم ده چه په هغے کښ دوه کمرے، کیچن او ورسره ما چه کومه افتتاح کړے وه، د هغے هم زه انشاء الله هدایات جاری کوم چه په دے میاشت دننه به په هغے باندے هم کار شروع کیږی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Thank you۔ میرے خیال میں اس یقین دہانی کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر، مسٹر سپیکر سر! گنجائش کوئی نہیں ہے، اس یقین دہانی کے بعد لیکن گزارش ایک چیف منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ہم خواتین کے بلاک میں عجیب بات دیکھیں، مردوں کے بلاک میں کیچن ہے، ہمارے پاس کچن نہیں ہیں ہے۔(تالیاں) ہم بغیر کچن کے مارے مارے پھرتی ہیں اور جو تھکا ہوا

کک ہے وہ آپ ہمیں دے دیتے ہیں۔ یقین کریں کہ ہم، یہ ایم ایم اے کی خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، ہم اپنی چٹنیاں اور کیا کیا بنا کر کھاتے ہیں، ہم اپنا کھانا بھی پورا نہیں بنا سکتیں، صرف چٹنیاں بنا بنا کر۔۔۔۔

جناب تاج الامین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، یہ بھی ہو جائے گا۔

جناب تاج الامین: سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مظفر سید صاحب۔

جناب تاج الامین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مولانا جبل صاحب، مولانا جبل صاحب۔ (تالیاں)

جناب تاج الامین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہاں جو خواتین آئی ہیں۔

جناب سپیکر: هسے د نورے کمرے ذکر پکښ اونه کړے ؟

جناب تاج الامین: یہاں جو خواتین آئی ہیں، یہ وہ خواتین نہیں ہیں جن کو کیچن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں ہم سب برابر ہیں، مساوی ہیں۔ (قہقہے۔ شور)

(اس مرحلے پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی خواتین ارکان نے واک آؤٹ کیا)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب، میرے خیال میں۔۔۔۔۔ (شور)

محترمہ رخسانہ بی بی: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Order please, order please.

محترمہ رخسانہ بی بی: جناب سپیکر صاحب! اس کی تلافی آپ اس طرح کریں کہ ڈی بلاک میں کچن موجود ہے، اس پر Males نے قبضہ کیا ہوا ہے تو وہ خواتین ایم پی ایز کو دے دیں، ڈی بلاک اور Males کو دوسرے بلاک میں شفٹ کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ بات تو ہو گئی ہے لیکن جبل صاحب نے جو بات کی ہے، وہ اس پر احتجاج کر رہی ہیں، یہ Settle ہو گئی ہے، جی مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مونږ د محترم سی ایم صاحب شکریه ادا کوؤ، هغوی خوپل یقین دهانی او آرډرزئے جاری کړل، مونږ د هغے قدر

کوۀ چه هغوی، خو زما تحریک استحقاق چه د چا په باره کښې دے نو هغه خو د دے سی ایم صاحب د Directivesنه وړاندے، زه خبره کومه چه هغه استحقاق چه کوم د ایم پی ایز مجروح شوے دے نو ما د هغے په باره کښې استحقاق پیش کړے دے، هغه د منظور شی، هغه د کمیټئ ته لاړ شی۔ بهر حال دا زما توقع ده چه سی ایم صاحب Directives جاری کړل، انشاء الله دغه کار به کیږی خو د ورکس اینډ سروسز او د سی اینډ ډبلیو، د ټی اینډ ټی خلاف زما تحریک استحقاق دے، زه بیا هم درخواست کومه چه دا د استحقاق کمیټئی ته لاړ شی او د هغوی نه پوچھ گچھ اوشی۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! مولانا جبل صاحب نے جو بات کی ہے تو وہ کسی Bad sense میں نہیں کی، انہوں نے اس Sense میں کی ہے کہ ہماری بہنیں ہمیشہ کہتی ہیں، ہر بات میں وہ کہتی ہیں کہ ہم مساوی ہیں آپ کے ساتھ، ہم اس سیٹ پر آئی ہیں تو ہمارے وہی حقوق ہیں جو آپ کے ہیں۔ انہوں نے کوئی برے Sense میں نہیں کہا (تالیاں) بار بار جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ ہمیں یہی کہتی ہیں، یہ باور کراتی ہیں کہ بھئی آپ بھی اسمبلی کے ممبرز ہیں اور ہم بھی اسمبلی کے ممبرز ہیں تو اس لئے یہ کوئی بات نہیں ہے۔ پچن بھی اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Clarification ہو گئی ہے، مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اچھی نیت سے بات کی ہے، بری نیت سے نہیں کی۔

جناب جمشید خان: جناب! یو منټ جی۔

جناب سپیکر: د پریویلج موشن په باره کښې فیصله اوکړو نو۔۔۔

جناب جمشید خان: او جی، د دے په باره کښې جی، دا پریویلج موشن خو دوئ جی د سی اینډ ډبلیو او د ټیلی فون محکمے خلاف پیش کړے دے نو هغه خو زړه خبره ده جی، اوس نوے خو پکښې څه کار کیږی هغه خو به نوے وی بیا، خو دا زړه والا Admit کړئ تا سو چه په دے باندے نو خبره په خلاصه شی۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زما درخواست دے او ټول هاؤس هم بالکل په دے درخواست کوی چه دا تاسو استحقاق کمیټئی ته اولیږئ، هغه زړه خبره به هلته کلیئر کړو او د سی ایم صاحب پهDirectives باندے زمونږ یقین دے۔ کہ دا چرته د بل، د ادریس صاحب وینا وے نو ما به بیا وئیلی وے چہ:

ستا په وعده مے اعتبار نیشه خکه هیڅ خوند د انتظار نیشته

که دا د سی ایم صاحب وینا ده نو زما یقین دے چه دا به کیږی انشاء الله العزیز دا به پورا کیږی خو ما چه کومه خبره کړے ده، هغه د ایم پی ایز استحقاق مجروح شوے دے نو هغه سلسله کښ د دا تحریک استحقاق کمیټئی ته لاړ شی، هلته د هغوی خپل Clearance اوکړی اوکه واقعی هغوی کمیټئی مطمئن کړل نو ټهیک ده بیا وربانده څه نیشته خو دا د کمیټئی ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! بنیادی بات تو یہ ہے کہ صبح سے آپ نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس پر انور کمال نے بھی بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور سارے لوگ اس پہ خوش ہو گئے ہیں۔ اگر آپ کی اس طرح توجہ ہو تو امید ہے، یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف لائے ہیں اور Particular اس مسئلے پر انہوں نے باقاعدہ اعلان کیا ہے کہ چند دنوں میں ایک نیا ایکسچینج لگ جائے گا۔ اگر مسئلہ ایکسچینج کا ہے تو انہوں نے اعلان کر دیا ہے اور میں معزز رکن اسمبلی سے درخواست کروں گا کہ اسی پر اکتفا کر لیں اور انشاءاللہ اگر یہ کام ہو جائے تو یہ ہم سب کی کامیابی ہے انشاءاللہ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر، آنر ایبل منسٹر نے ایکسچینج کی بات کی، اس کے ساتھ کچھ اور بات بھی میں نے کی تھی اپنی بلڈنگ کی Repair کے حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ساری ہو گئی ہے، وہ ہو گئی ہے، سب ہو گئے ہیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: تھینک یو۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ، ہماری خواتین جو واک آؤٹ کر گئیں ہیں، اگر آپ مہربانی فرمائیں اور ہماری۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں لوگ گئے ہیں۔

جناب انور کمال: اچھا، گئے ہیں۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! چونکہ اب چیف منسٹر صاحب کے Directives ہو گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے لیکن میرے خیال میں سوا سال یا ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے، میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی کئی دفعہ کہلوایا ہے، میرے کمرے میں چیزیں رکھنے کیلئے میرے پاس الماری وغیرہ نہیں ہے اور وہ ابھی تک نہیں ہے اور نہ وہ مجھے کسی نے بنا کر دی ہے اور یہ میں اس لئے نہیں کہنا چاہتا کہ چھوٹی بات ہے، میں نے کہا چلیں ہم اپنے کپڑے جیسے بھی ہوں Fold کر کے رکھ لیں گے لیکن بات یہ ہے کہ اب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، جو بھی بات کہتے ہیں، ان سے اگر کوئی بالٹی کی بھی ڈیمانڈ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں حالانکہ ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی بڑی مہربانی کی، دو چار دفعہ بلا کر کہا لیکن جو کام انہوں نے کہا ابھی تک میرا کوئی کام نہیں ہوا جی، تو اس لئے ان کیلئے پیسوں کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: گورسرن لعل صاحب۔

جناب گورسرن لعل: یہ اگر کمیٹی کے حوالے ہو جائے تو جو باقی مسئلے ہیں، ویٹرز بھی نہیں آتے، چادریں بھی Change کرنے کے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پریویلج موشن کے بارے میں چیف منسٹر صاحب نے اور سراج الحق نے جو یقین دہانی کرائی ہے تو اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

جناب گورسرن لعل: وہ تو ٹھیک ہے لیکن پہلے اسمبلی کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے، اس کے بارے میں ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ یہ تو ابھی Directive issue ہوا ہے تو پہلے ان کے ساتھ بات چیت کی جائے تو اچھا ہو گا اور اس میں جنہوں نے غفلت کی ہے ان کو ضرور سزا ملنی چاہیے تو ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے ضرور حوالے کیا جائے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د سی ایم صاحب او د سراج الحق صاحب او د نورو ملگرو په ریکویسټ باندے مونږه به خپل تحریک واپس واخلو خو

د دے شرط سره چه هغوی د خپل کار سبا نه شروع کړی او په خپله باندے د Expedite کړی۔

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! امید دے، د دے سیشن نه پس وزیراعلیٰ صاحب به اول دا کار اوکړی چه هلته به دوره اوکړی، Visit به اوکړی او د ایم پی اے هاسټل دوره به اوکړی۔

Mr. Speaker: Not pressed.

جناب گورسرن لعل: ٹھیک ہے جی، ہم اپنی تحریک استحقاق واپس لیتے ہیں۔۔۔۔(قہقہہ)

محترمہ نعیم اختر: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر! وزیراعلیٰ صاحب چونکہ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ایک مسئلہ اور بھی ان کے سامنے لانا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں قواعد اور ضوابط کی پابندی کرنی چاہیے، وزیراعلیٰ صاحب ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن ہمیں قواعد و ضوابط۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

محترمہ نعیم اختر: یہ بہت ضروری مسئلہ ہے، سر۔

جناب سپیکر:۔ نہیں، مطلب قواعد و ضوابط، وزیراعلیٰ صاحب ہوں یا نہ ہوں The Cabinet is collectively responsible، اس معزز ایوان کے سامنے اگر آپ اسی طرح۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نعیم اختر: سر! ضلع مانسہرہ میں جو زلزلہ آیا ہے اس سلسلے میں میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس پہ تحاریک التواء آئیں گی، اپنے وقت پہ۔۔۔۔۔

محترمہ نعیم اختر: سر! بہت دیر ہو جائے گی جو لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب! خیر دے گنی اجازت ورته ورکړئ ځکه چه زمونږ وزیراعلیٰ صاحب موجود دے او تاسو چه څنګه دا وایئ چه منسټران موجود وی، اکثر دغسے یعنی زه دا وایم چه یو نیم کال مخکښ ددغه هاسټل خبره شوے وه خو نن د وزیراعلیٰ صاحب په Directives باندے دا خبره ختمه شوله۔

Mr. Speaker: Item No.5. Adjournment Motions.

جناب انور کمال: جناب سپیکر! لگ ایسا رہا ہے کہ ہماری ٹیم ناکام ہو کر واپس لوٹی ہے تو براہ مہربانی دوسری ٹیم کو آپ وہاں پر بھیجیں تاکہ وہ خواتین کو واپس راضی کر کے لے آئیں (قہقہہ)

(اس مرحلے پر چند وزراء اور ممبران صاحبان خواتین کو واپس ایوان میں لانے کیلئے چلے گئے)

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No.5. Adjournment Motions, Shahzada Muhammad Guistasip Khan, MPA and Mr. Atiq ur Rehman, MPA, to please move their identical Adjournment Motions No. 278 and 288 in the House , one by one. Shahzada Muhammad Gustasip Khan. (Absent). Mr. Atiq ur Rehman, MPA, please.

جناب عتیق الرحمن: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر!

(اس مرحلے پر خواتین اراکین واک آؤٹ ختم کر کے واپس ایوان میں آ گئیں)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی۔

جناب عتیق الرحمن : شکریہ، جناب سپیکر۔ معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کہ بعض لوگوں نے بٹگرام ضلع مانسہرہ میں جامع مسجد اہلحدیث کو نقصان پہنچایا ہے اور تشدد کیا ہے، جس کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، لہٰذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔ ایوان کی کارروائی روک کر ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ گذشتہ دنوں بٹگرام میں چند شر پسند عناصر نے اہلحدیث 0 کی مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا، جس میں قرآن پاک بھی شہید کر دیئے گئے جس کی وجہ سے ضلع بٹگرام کے عوام عموماً اور اہلحدیث کے علماء اور لوگوں میں شدید غصہ اور پریشانی پائی جاتی ہے اور صوبہ سرحد میں فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے، جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

الحاج محمد ایاز خان: جناب سپیکر! اس واقعے کا تعلق میرے حلقے سے ہے، اس میں مجھے موقع دیا جائے کہ میں کچھ عرض کروں، اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: جی۔جی، ایاز خان۔

الحاج محمد ایاز خان: بہت مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے سے ایک کمیٹی قائم کی ہے جس میں جناب ذاکر شاہ صاحب، ایم پی اے اور ان کی پارٹی کے صوبائی صدر اور جنرل سیکرٹری اس کمیٹی میں ممبرز ہیں اور اس کمیٹی نے کافی حد تک کام کیا ہے تو یہ ہمارے ایم ایم اے کے اندر کا معاملہ ہے، گھر کا معاملہ ہے۔اگر کمیٹی سے وہ حل نہ ہوا تو کسی وقت یہ دوبارہ لا سکتے ہیں لیکن اس کمیٹی کو کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر صاحب! ہم نے بحیثیت مسلمان اس مسئلے کو اٹھایا ہے۔

الحاج محمد ایاز خان: ہم سب مسلمان ہیں الحمد للہ، مسجد کے متعلق تو کوئی مسلمان بھی نہیں سوچ سکتا کہ مسجد کو کوئی آگ لگے۔

جناب نثار صفدر: یہ جو مسئلہ ہے یہ امت مسلمہ، مسلمانوں کا مسئلہ ہے، اہلحدیث ہوں یا کوئی بھی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، وہ Mover ہیں، میں ان کو موقع دیتا ہوں۔جی، عتیق صاحب۔

جناب عتیق الرحمن: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایم ایم اے یو سیاسی او یو مذهبی جماعت دے او دا د دوئ اندرونی معامله نه ده، دا د ټولے صوبے مسئله ده او دا د ډیر اهم نوعیت مسئله ده، څنګه چه د ایم ایم اے ګورنمنټ چه کوم مذهبی هم دے او سیاسی هم دے او دا یوه دغه شانتے واقعه ده چه دا د ایم ایم اے سره تعلق نه لری دا د ټولو مسلمانانو سره تعلق لری۔ دا په صوبه کښې یو جماعت شهید کیږی او شر پسند خلق راوځی، زمونږ د مسلمانانو خو اول نه روایات دی چه مونږه ------

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: عتیق صاحب! بس اوشوه، ایډجرنمنټ موشن د پیش کړلو، بس اوشو۔

جناب شاه حسین: زه پکښې یو دوه خبرے کومه جی، ما ته لږ ټائم راکړئ۔ صرف دوه خبرے کومه جی، ما له صرف دوه منټه راکړئ، جی۔

جناب سپیکر :جی، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین: خبره دا ده جی، چه په بټګرام کښی جماعت د سره سوے نه دے۔ اوله خبره خو دا ده، څکه دوئ چه کوم جماعت یادوی هغه اوس د ډی پی سی په مرحله کښی دے چه د ډی پی سی په مرحله کښی دے نو د هغے څه شئے، اوسیزو ورله؟ دا یو رہائشی کمره کوم کښی چه به مستریان پاتے کیدل، لیبر پکښی پاتے کیدل، په هغے کښی ټیلیویژن پروت وو، په هغے کښی کټونه پراته وو، په هغے کښی کرسئ پرتے وے۔ بهر ورسره بیزه تړے وه۔ جماعت یو واضح قطع وی جناب سپیکر، هلته کښی محراب وی، جماعت کښی پینځه وخته بانګ وئیلے کیږی، پینځه وخته مونځونه کیږی، په جماعت کښی خلق راځی، هلته کښی د وضو خانے وی جناب سپیکر، دا رہائشی کمره وه په کوم کښی چه به مستریان او لیبر پاتے کیدل۔ جماعت د بټګرام سوے نه دے جی، هغه خو د ډی پی سی په مرحله کښی، لا اوس جوړیږی نو اوسوزیدو څه شئے ؟

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں دو منٹ آپ کے لوں گا۔

جناب سپیکر: جب وہ Already فلور پہ ہیں تو کس طرح مشتاق غنی صاحب۔۔۔

الحاج محمد ایاز خان: جناب سپیکر صاحب! دا کورټ کښی هم کیس پینډنګ دے، د کورټ Decision نه دے راغلے، هغے نه مخکښی بحث چه دے نو ماته هغه فضول ښکاری، کورټ کښی Already کیس پروت دے۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: سپیکر صاحب! د یوے خبرے وضاحت کول غواړم، جی۔

جناب سپیکر: جی، ذاکر شاہ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: زمونږ چیف منسټر صاحب یو کمیټی جوړه کړے وه او زه، چه کله دا واقعه اوشوه نو مونږه هلته بټګرام ته تلی وو، زه پخپله تلے وومه، زه پخپله لاړم، هغه ځائے مے اوکتلو، باقاعده محراب پکښی جوړ دے جی، د اودسونو ځائے پکښی وو باقاعده، چونکه دا دلته زوړ جماعت وو، یو نیم کال نه باقاعده جمعے سره مونځ کیږی او کیدلو، دا نوے جماعت چه کوم دے Under construction دے، دوئ زوړ جماعت وران کړے دے او کمره ئے سوزولے ده۔ دا دوئ ورته کمره وائی خو دا کمره نه وه بلکه ورکوټے ځائے

وو، هغے نه دوئ جماعت جوړو، عارضی طور باندے۔ باقاعده هغے کښې د یو نیم کال نه د جمعے سره مونځ کیدلو او دا نوے جماعت چه کوم وو، هغه Under construction وو۔ زه د شاه حسین صاحب د یو خبرے دغه کوم چه هغه باقاعده جماعت دے، ما پخپله کتلے دے او هغے کښې باقاعده محراب جوړ وو، ما سره شمسی صاحب او قاری فیاض صاحب تلی وو او په دے سلسله کښې مونږه هلته تلی وو جی۔

جناب شاہ حسین: جناب سپیکر صاحب! د پیښور باره کښې چه څه خبره وی نو ډاکټر ذاکر صاحب به پرے بنه پوهیږی، دا زما ګاونډ کښې دے، زه پرے بنه پوهیږم ------(شور)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر صاحب! یہ مسجد تھی اور یہ واقعی مسجد ہے۔ اخبارات میں یہ چیز آچکی ہے کہ مسجد پہ حملہ کیا گیا تھا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے مرتکب افراد کو عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ مسجد، امام بارگاہ، گرجا کوئی بھی عبادت گاہ ہو، اس کا تحفظ حکومت کا فرض ہے۔

جناب سپیکر: حکومت کا موقف، پہلے--- (قطع کلامی)

جناب مشتاق احمد غنی: اور یہ جو مسجد ہے، یہ خانہ خدا اور ایم ایم اے کے دور میں مسجد کے اوپر حملہ ہونا، واقعی ہم سب کیلئے پریشانی کی بات ہے (تالیاں) اس پر ضرور بات ہونی چاہیے۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! یہ ابھی ایڈمٹ نہیں ہوا ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: تمام نے کیا ہے، جی۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! ایڈمٹ نہیں ہوا ہے پلیز آپ رول 73 کو دیکھیں۔

سید مرید کاظم شاہ: نہیں سر، یہ اتنا بھیانک معاملہ ہے جی، دیکھیں جی، یہ اس ہاؤس میں ایک غلط طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک مذہبی حکومت، ایک مسجد جو کہ شعائر اللہ ہے اور جس میں سولہ قرآن شہید ہو گئے ہوں اور اس معاملے کو آگے اتنا Light لیا جائے تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کیسی اسلامی حکومت ہے جس میں اللہ کے شعائر اللہ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی (وزیر مذھبی امور): بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب سپیکرصاحب! دا کومه معامله چه دلته زیر بحث ده، یقیناً مونږه ټول مسلمانان یو او د اللّٰه تعالیٰ په کتاب باندے زمونږ عقیده او ایمان دے او په هغے کښې دا واضح ده چه" و من یو عظم شعائر اللہ فانها من تقویٰ القلوب" چه د اللّٰه تعالیٰ د دین چه څومره علامے دی، نخے دی، جماعت هم چه هغے کښې شامل دے نو د هغے سره محبت کول، دا د ایمان نخه ده۔ هیڅ یو مسلمان، که هغه ادنیٰ مسلمان وی، هغه چرته دا تصور هم نه شی کولے چه هغه د اللّٰه تعالیٰ کور ته اوور واچوی۔ کومه معامله چه مخے ته راغلے ده په هغے حواله سره د چیف منسټر صاحب په Directives باندے او د هغوی په هدایاتو باندے کمیټی تشکیل شوے ده چه په هغے کښې زمونږ محترم ورور ذاکر شاه صاحب او نور ایم این ایز دی، ایم پی ایز دی او د داوړو طرفونو علماء هم په هغے کښې شامل دی او کیس د هغوی هغه په کورټ کښې هم دے۔ که چرے دا ثبوت ته راشی او دا پته اولګی چه یره کوم یو سړی خدانخواسته،حاکم بہ دهن،هغه جماعت ته اوور اچولے وی، د هغه خلاف به مکمل ایکشن اغستلے کیږی لیکن اوسه پورے مونږه ته دا واضحه نه ده او نه دا ثبوت ته رسیدلے ده، البته مهم روان دے، انکوائری شروع ده او هغے ته به مونږه انتظار کوؤ او د کورټ فیصلے ته به هم انتظار کوؤ۔

جناب سپیکر: مسئله کورټ کښې ده۔

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر صاحب! شاه حسین خود دے نه هم منکر شو چه هلته څه۔۔۔

جناب سپیکر: عتیق الرحمن صاحب! زما په خپل خیال۔۔۔۔

جناب عتیق الرحمن: خوک وائی چه دا جماعت نه وو او دوئ وائی چه دا جماعت وو نو زه په دے نه پوهیږم چه دا څه وو؟ ذاکر شاه صاحب وائی چه دا جماعت دے۔

جناب سپیکر: ذاکر شاہ صاحب! منسٹر صاحب وائی چه دے کښې ایف آئی آر هم شوے دے ، انکوائری هم راونه ده، مطلب دا دے چه مسئله عدالت کښې ده، لهذا دلته۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب عتیق الرحمن: مونږه ته د دا واضحه کړی چه هغه وائی، دا جماعت دے، دوئ وائی چه جماعت دے ، شوک شه وائی، شوک شه وائی۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: جناب سپیکر صاحب! زما خیال دے جی، د چیف منسٹر صاحب او د منسٹر صاحب د یقین دهانے نه پس زه دا خپل تحریک Withdraw کومه خو بهر حال دوئ دا تسلی به ما ته راکوی په فلور باندے چه انشاء الله العزیز دا جماعت به هلته جوړیږی او مونږ به ئے په خپل Base باندے جوړوو او چه کوم ځائے کښې ملوث خلق دی چه کم از کم د هغوی خلاف د مکمل کارروائی اوشی څنګه چه کیږی لګیا ده۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب۔

الحاج محمد ایاز خان: چه انکوائری ختم شی جی، انکوائری څه فیصله اوکړه، بیا هغے باندے به چه څه وی، هغه به مونږه ته منظور وی۔

وزیر مذہبی امور: ما خو جی، دا وضاحت اوکړو چه کله انکوائری روانه ده، انکوائری رپورټ ته او کورټ کښې هم کیس دے نو هغے ته به انتظار کوؤ او بیا به دغه کمیټی چه کوم دے نو هغه خو ارباب حل و عقد دی، هغوی به د دے څه حل راوباسی۔

توجہ دلاؤ نوٹسز

Mr. Speaker: The matter is subjudice, therefore, not pressed. Item No.6. Call Attention Notices. Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his call attention Notice No.610 in the House. Mr.Muzaffar Said, MPA, please.

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔" چکدرہ تا تیمر گرہ روڈ کی مرمت کا کام نہایت سست اور غیر معیاری ہے، بنایا ہوا روڈ ایک مہینہ کے بعد دوبارہ ناکارہ ہو چکا ہے، اس کی تحقیق کی جائے اور جرم کے مرتکب افراد پر ذمہ داری فکس کی جائے" جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس اوشو جی، دا کافی دے۔ جناب سراج الحق صاحب۔

سینئیر وزیر (خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب ! مظفر سید صاحب د چکدرے نه واخله تر تیمرگره پورے د روډ چه کوم تکلیف پیش کړو، دا په حقیقت باندے مبنی دے بلکه د مردان نه بره دا ټول روډ مالاکنډ ډویژن دا روډ ټول خراب دے او د سوات هغه هم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب حسین احمد (وزیر سائنس): د سوات هغه هم۔

سینئر وزیر (وزیر خزانہ): د کانجو صاحب په وینا باندے هغه هم خراب دے، بهر حال جی، زه بنیادی خبره دے کښ دا عرض کوم چه دا روډ مخکښ د FHA سره وو او د FHA وسائل هم کم وو او هم دغه شان مشکلات وو۔ اوس صوبائی حکومت د هغوی سره دا Issue tackle کړے ده او دا روډ زئے اوس NHA ته حواله کړی دی،10 جنوری 2004ء کے فیصلے کے مطابق نوشہرہ تا چترال، دا تقریباً 450 کلو میټر روډ جوړیږی نو دا د نوښار نه واخله تر چترال پورے، دا ټول روډ به اوس NHA سره وی۔ چونکه د دے نیشنل ہائی وے اتهارټی سره وسائل هم زیات دی او پیسه هم ورسره ده ، وسائل هم ورسره دی، د دے په بنیاد باندے هغوی اوس دا یو مرحله وار پروګرام شامل کړے دے او په هغه مرحله وار پروګرام کښ درے مرحلے دی چه هغے کښ یو 'جلالہ سے چکدرہ تک 'په اوله مرحله کښ دا روډ شامل دےاو د هغے نه علاوه د دے د پاره څه چالیس ملین روپئ هغوی تخمینه مقرر کړے وه، زما دے کښ عرض دا دے چه هغوی ته ئے دا وئیلی دی چه که تاسو بنیادی روډ جوړوئ بعد کښ نو وروستو جوړ کړئ خو بهرحال کوم Patchings دی یا کومے ګډے دی یا کوم خرابئ دی، وقتی طور باندے هغه لرے کړئ او په هغے باندے هغوی کار

شروع کړے دے۔ بهرحال دے راروان وخت کښې د NHA زیر نگرانی ، د نوښار نه واخله تر چترال پورے په دے ټول روډ باندے کار شروع کیدونکے دے۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! د دے باره کښې یوه خبره کومه چونکه سراج صاحب خو جلاله نه بره خبره اوکړله او دا چه ښکته شومره خلق د مردان او د جلاله په مینځ کښې دی، دا کوم چه مونږ Suffer کیږو یا مونږ ته کوم خلق خبرے کوی، د هغے په باره کښې هم خبره پکار ده۔ د دے اسمبلئ سټینډنګ کمیټی چه کومه ده نو هغوی هم خبره اوکړله، مونږ سره ئے بالکل باقاعده وعده اوکړله چه 31جنوری پورے به د مردان او د 15 فروری پورے د تخت بهائی په بازار کښې چه کوم روډ خراب دے ، هغه به مونږ ټهیک کوؤ لیکن تر اوسه پورے نه د هغه سټینډنګ کمیټئ په هغے هدایاتو باندے ، نه مونږ سره په هغه وعده باندے FHA والا څه کارروائی اوسه پورے نه ده کړے۔

Mr. Speaker: Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his call attention Notice No.641, in the House. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم صاحب کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 10 مارچ سے میٹرک کے امتحانات شروع ہونے والے ہیں، سوات بورڈ کے اہلکاروں نے امتحانات کے مراکز کی آڑ میں سخت ناانصافی کی ہے، نزدیک ترین مراکز کو چھوڑ کر طلباء کیلئے دس بارہ کلو میٹر دور مراکز کو جانے کو کہا جارہا ہے جو کہ غریب طلباء اور طالبات کے ساتھ ناانصافی ہے ۔ وزیر تعلیم خصوصی توجہ دے کر طلباء کی پریشانیوں کا خاتمہ کریں۔

جناب سپیکر! دا زما په حلقه کښې داسے شوے دی پروسږ کال هم دغه مسئله وه او سږ کال بیا دا مسئله پیدا شوے ده۔ هلکان خو به ټهیک ده لس دولس کلومیټره لاړ شی خو جینکئی وی، زنانه وی، هغوی به څنګه لس دولس میله لرے یو مرکز ته ځی؟ هر کال سوات بورډ مونږ سره دا ناانصافی کوی او د هغے څه ازاله نه کیږی چه تاسو دے باندے څه غور اوکړئ چه څه به کیږی؟

جناب حبیب الرحمن: سپیکر صاحب! دے بارہ کښې زه خبره کومه، دوئ د خپلے حلقے خبره اوکړه خو دا د ټول بونیر سره دا چل شوے دے یعنی چغرزو د غرونو علاقے خلق ئے ټوپئ تہ تاسو پخپله اندازه اولګوئ۔

جناب سپیکر: په ټوله صوبه کښې به شوے وی۔

جناب حبیب الرحمن: زمونږ سره هر کال دا چل کیږی، زه د هغوی تائید کوم چه دا د یو منظم سازش تحت کیږی۔

جناب سپیکر: جی، مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جمشید خان صاحب ډیره ښه خبره اوکړله جی، د طلباء په حق کښې خو چونکه دا ټولو ته پته ده چه سبا امتحان شروع کیدو والا دے، په دس تاریخ باندے نو د اخبار د پاره خو یو بیان جوړ شو خو پکار دا وو چه جمشید خان صاحب د طلباء سره مینه وه چه مونږ ته ئے لږ په وخت باندے وئیلے وے، مونږ به د دے سد باب کړے وے او اوس په دے کښې هیڅ نه کیږی۔ پرچے تقسیم شوی دی، سنټرے تقسیم شوی دی، رولنمبرے ملاؤ شوی دی نو اوس خو داسے موقع ده چه سبا امتحان شروع کیږی نو نن خو په هغے کښې هیڅ مونږ نه شو کولے، مجبوری ده جی، اوس۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر ! پروسږ کال هم مونږه دا مسئله، چه دے ایوان کښې اوچته کړے وه۔ پکار خو اوس دا ده چه تاسو د هغے کسانو خلاف انکوائری اوکړئ او د هغوی خلاف ایکشن واخلئ چه دا غلط اقدام ئے کړے دے چه هغه لس لس، دولس دولس کلو میټره لرے لیږی طلباء او طالبات، د هغے خلاف تاسو ایکشن واخلئ۔ ټهیک ده هغوی خو به اوس امتحان ورکوی۔ ټهیک ده څه پکښې نه شی کیدے، تاسو دا یقین دهانی مونږ ته را کړئ۔

وزیر تعلیم: د دے به مونږه تحقیقات اوکړو چه دا بورډ سره متعلقه مسئله ده او د دوئ خلاف انکوائری به اوکړو خو پکار دا وه چه جمشید خان صاحب

امتحان د راتلونه مخکښ ما سره په دفتر کښ رابطه کړے وے ، په ټیلی فون ئے رابطه کړے وے نو دا ټول نظام به ټهیک شوے وے جی۔

جناب سپیکر: هسے جی، منسټر صاحب! تاسو دے کښ Detail inquiry اوکړئ خو داسے پریکټس بورډ والو شروع کړے دے کنه، څه د پیسو چکر پکښ راولی او دا اوس چه جمشید خان کومه خبره اوچته کړے ده، دا ماته پخپله ذاتی طور باندے معلومه ده چه دا بائیس کلومیټر یعنی یو ځائے سنټر شته، هغه سنټر ئے پریښے دے ، بائیس کلو میټر لرے ئے هلکانو له سنټرے ورکړی دی۔

وزیر تعلیم: د دے تحقیقات به اوکړو۔ دا دویمه خبره چه تاسو کومه اوکړه جی، دا د پیسو چکر نو مونږ وایو چه افسوس دے چه داسے مونږ له ثبوت ثبوت راکړئ چه هغه باندے پیسے ثابتے شی چه د هغوی خلاف مونږه څه انکوائری اوکړو۔

جناب جمشید خان: سپیکر صاحب! ما ته زما د خبرے جواب ملاؤ شو۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر سر، زه دا وایم چه دوئ دا وائی چه څوک ثبوت راوړی نو مونږ به د هغے خلاف انکوانری اوکړو، ثبوت کښ چا ته چه څوک پیسے ورکوی نو رسید ورکوی چه دا ما پیسے ورکړے دی؟ پکار دا ده چه یو غلط کار کیږی یا خو هغه به په سفارش شوے وی یا به په پیسو شوے وی که سفارش نیشته نو Automatically په پیسو به شوے وی۔ وزیر صاحب وائی چه ما ته د څه لیکلے ثبوت راکړی؟ ثبوت کښ خو چا ته څوک رسید نه ورکوی۔

وزیر تعلیم: ماخو دا نه دی وئیلی چه څوک لیکلے یا پسے څوک ورکوی۔

جناب بشیر احمد بلور: هم دا ده چه ثبوت خو هم داسے وی یا به لیکلی ورکوی یا ثبوت خو به هله ثبوت وی کنه، څه لیکل یا Writing به وی یا ګواهی به وی۔(شور)

Mr. Speaker: No cross talking at all, please. Please address the Chair.

جناب بشیر احمد بلور: پکار دا وہ چہ منسٹر صاحب د دے انکوائری او کړی کہ غلط کار وی نو پکار دہ چہ د هغے مخ نیوے او شی۔

جناب سپیکر: تاسو جی، پہ دے کښې انکوائری او کړئ۔ جناب ماجد خان صاحب۔

وزیر تعلیم: ښه جی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! یو منټ جی، دا وزیر تعلیم صاحب چہ کوم بیان زما متعلق او وئیلو چہ دے پہ اخبار کښې ځان لہ بیان جوړوی، زہ د دے خلاف احتجاج کومہ او واک آؤټ کومہ۔

(اس مرحلے پر معزز رکن ایوان سے باہر چلے گئے)

(شور)

جناب سپیکر: بس جی، ختم، منسټر صاحب یقین دهانی او کړه، نور بحث پہ دے ختم دے۔

جناب نادر شاہ: ما لہ ئے جی، یقین دهانی نہ دہ را کړے۔ دا ربانی د پاخیرۍ، دے د اووائی، دے منسټر دے، دے د خبرہ او کړی۔

جناب سپیکر: ګورہ پہ چیئر باندے، مطلب دا دے د باؤ مہ غورزوہ، ما درتہ او وئیل چہ خبرہ ختم دہ، چیئر Pressurize کوہ مہ۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب! د نادر شاہ صاحب دا خبرہ یقیناً چہ ډیرہ۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د څہ شی خبرہ؟

جناب امانت شاہ: دا چہ کوم د روډ خبرہ ئے کړے دہ، پہ هغے کښې جی، دا چل دے چہ۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

جناب امانت شاہ: دا چل دے چہ مستقل روړے دی۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ محترم سپیکر صاحب! اټک نه خلق راروان شی، تخت بهائی پورے روډ صحیح دے ، کاغان ناران کښ روډ صحیح دے ، پیبنور کښ روډ صحیح دے ، زما په حلقه کښ چه کوم روډ دے ، هلته روډ نیشته۔ ګاے کوځیړی پټی ته ، دوړے دی، اوبه دی، خلق کنځلے کوی دنیا۔ مونږ خو په دے پوهه نه شوچه صاحب! FHA ده ، NHA ده ، اوس مونږ خلقو ته څه اووایو؟ په دے وجه مونږ دا وایو چه وزیراعلیٰ صاحب هم پرے تلے دے ، ټول منسټران هم په دے ځی، دا مین لاره ده که NHA وی او که FHA وی، هغے سره د چا کار نیشته۔ وینا پکار ده چه په دے فوری کار اوشی او مونږ کم از کم دے کنځلو نه د خلقو بچ شو جی۔ هلته لانجه جوړه ده، چا سره مخ نه شو لګولے ،شیشے مو خیژولی وی او په ګرمئ کښ روان یو او خلق په دوړو کښ لت پت وی۔ نادر شاه چه کومه خبره اوکړه، زمونږ دے سره مکمل اتفاق دے ، مونږ دا وایو چه که په آئنده پنځلس ورځو کښ هم NHAپه دے کار شروع نه کړو، خدائے شته بیا مونږ ته دے اسمبلئی کښ د کینساستو ضرورت نیشته، که وی، دا ډیره مین خبره ده (تالیاں) دا ضروری خبره ده، دا زمونږ هلته بالکل عزت لاړ، په دے وجه مونږ نادر شاه سره مکمل په دے کښ اتفاق کوؤ۔

جناب حیات خان: جناب سپیکر صاحب! زه هم جی، په دے کښ لږ دا خبره کول غواړمه چه د بټ خیلے آماندرے کوم روډ دے جی، انتهائی ناګفته به حالت کښ دے او دے تیر ورځو کښ د شاه راز خان والد صاحب وفات شوے وو، والده ئے وفات شوے وه، دا ټول ممبران اسمبلی ، دا ټول وزیران په هغه طرف باندے تلی دی، ټولو ته دا خبره معلومه ده جی، چه څومره بدتر حالت دے د دغه روډونو ۔ زما دا ګزارش دے جی، چه په ایمرجنسی بنیادونو باندے که نور څه نه شی کیدلے ، هغه Patch work چه کوم سراج الحق صاحب دلته کښ اوفرمائیل چه د Patch work مونږ حکم کړے دے ، کم از کم دے باندے لږه جلدی اوشی، دریں اثناء د سوات د سیاحت سیزن هم شروع کیدونکے دے او د دے وجے نه زمونږ ټوله علاقه تباه و برباده شوه،

کاروبارونه خراب شو، دهوټل انډسټری زمونږ تباه شوه، دا روډ چه څو پورے ټهیک شوے نه وی، هغه پورے د ټول پاکستان عوامو ته مشکلات دی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زه یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: زه یوه خبره، شاه راز خان! لږ کینه، تاسو کینئ۔

جناب شاہ راز خان: زه جی؟

جناب سپیکر: تاسو کینئ۔

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب!یو منټ کښ، جی۔

جناب سپیکر: شاه راز خان ! یوه خبره تیره شوے ده، په هغے باندے یقین دهانی ورکړے شوے ده او په هغے باندے خبره، خبره اوس د بورډ روانه ده، د دغه روانه ده، تاسو د سړکونو، زما په خیال دهرمعزز ممبر په حلقه کښ څه نه څه مسائل شته یا به داوبو مسائل وی یا به د سړک مسائل وی یا به د بجلئ مسائل وی، که د دے قواعد و ضوابط تاسو پابندی نه کوئ نو زما د پاره خو به د ایوان چلول ډیر مشکل شی چه تاسو یو د یو ځائے نه پاځئ ، بل د بل ځائے نه پاځی، ګوره هر څه د یو یو قاعدے ، چه یره د کال اټنشن نوټس به څه چل کیږی، توجه صرف چه هلته کښ Mover ،هغه خپل نوټس پړهاؤ کړی، Concerned Minister جواب ورکړی، دے ته توجه دلاؤ نوټس وائی، ایډجرنمنټ موشن چه کله پیش شی په ایوان کښ، متعلقه منسټر ئے جواب ورکړی، چه مطمئن نه وی، د Admission د پاره څوارلس ممبران به د هغے تائید کوی او هغه د Discussion د پاره دغه شی۔ که تاسو د دے قواعدو ضوابط پابندی نه کوئ او په هره خبره باندے پوائنټ آف آرډر اوچتوئ، زما په خپل خیال، د دے ایوان دا قیمتی وخت چه کوم دے نو د دے دپاره Question Hour مونږه Suspend کړے دے او دد ے دپاره مونږه د توجه دلاؤ په دے ایجنډه باندے ډیر اهم Items پراته دی، ستاسو خوښه ده او که

تاسو ئے د سبا سحره پورے دغه کوئ نو زه پرے نه سترے کیږیمه خودا قواعد و ضوابط د دے دپاره دی چه هر معزز رکن به دد ے پابندی کوی۔ زما یوے خور ماته یو خط راولیږلو چه تاسو مونږه ته ټائم نه راکوئ، ما ورته اووئیل چه زه هر یو ته ټائم ورکومه خود قواعدوضوابط په دائره کښې دننه۔که قواعدوضوابط تاسو پائمال کوئ نو زما دپاره به داایوان چلول مشکل شی۔۔۔ (قطع کلامی)

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب! زمونږه معزز اراکینو واک آؤټ کړے دے۔

مولانانظام الدین: جناب سپیکر صاحب! که منسټر صاحب د دے په باره کښې یو وضاحت اوکړی۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: که منسټر صاحب ته تاسو موقع ورکوئ نو زه منسټر صاحب ته فلور ورکومه کنه چه د نوښار نه واخلئ تر چترال او کالام او ترالپوری پورے درته اووائی۔ تاسو ورته موقع ورکوئ؟

مولانا نظام الدین: دچکدرے نه واخلئ تر لنډاکی پورے، داسړک به چاله ورکوئ؟ نو داخو این ایچ اے سره نه شو، نو دد ے تپوس مے کولو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق(وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (قطع کلامی)

جناب انور کمال: جناب سپیکر صاحب! داهاؤس لږComplete نه دے او زمونږه دا معزز اراکین بهر ته تلی دی نو که تاسو مهربانی اوکړئ او که لږ تاسو دا څیز دغه کړئ او یو څو کسان ورشی څکه چه ضروری غونډے خبره ده او دد ے نه پس جناب سپیکر، په دے این۔ایف۔سی ایوارډ باندے به هم تاسو نومونه اخلئ او زمونږه خودا فیصله شوے وه چه په این۔ ایف۔ سی او په دے Net Hydel profitباندے به تاسو مونږه ته درے ورځے راکوئ۔

جناب سپیکر: زما په خیال باندے انورکمال خان! پرون چه څومره تقریرونه شوی دی--- (قطع کلامی)

جناب انورکمال: نه جی، په هغے باندے خبره نه کومه۔

جناب سپیکر: په دے این۔ ایف۔سی باندے --- (قطع کلامی)

جناب انورکمال: په هغے باندے خبره نه کومه، چه مونږه څه وخت دا یجنډه د سکس کوله نو په هغه وخت کښ د این۔ ایف۔ سی او Net Hydel profit او د هغے Importanceته مونږه کتلی وو او ځکه مونږه د هغے دپاره درے ورځے غوښتے دی۔

جناب سپیکر: ګورئ جی، پرون چه کومو معززو اراکینو تقریرونه کړی دی نو هغوی په این۔ ایف۔سی باندے کړی دی، هغوی په Arbitrationباندے هم خبرے کړی دی او هغوی په Net Hydel profit باندے کړی دی۔

جناب انورکمال: دغه خو منمه جی۔

جناب سپیکر: او که چرے ستاسو مسئله وی نو تاسو ته زه هم ټائم درکومه۔

جناب انورکمال: دغه خبره نه کومه، زه ئے بالکل Repetitionکول نه غواړمه، زه په دویم ځل تقریر کول نه غواړمه خو فیصله دا شوے وه چه درے ورځے به پرے کم از کم تاسو تقریرونو دپاره ورکوئ، اوس په دے 124کسانو کښ پرون خالی پینځو کسانو خبرے کړی دی نو تاسو د پینځو کسانو نه پس دا څیز څنګه Concludeکوئ؟ مونږه خو لګیایو او په دے کښ حکومت سپورټ کوؤ، څه مخالفت خو ئے نه کوؤ۔ مونږه خو دا وایو چه د دے راتلونکی اجلاس دپاره کم ازکم که چرته کښ د اپوزیشن د طرف نه او دحکومتی اراکینو د طرف نه څه ښه تجاویز راشی۔

جناب سپیکر: انورکمال! نن به ئے اوګورو چه تقریرونه څو کسان کوی کنه نو پته به ئے اولګی، بیا به ورله ټائم ورکړو کنه۔

جناب انور کمال: نو هغه خو تهیک ده جی، خو تاسو ایجنډه سبا والا Circulate کړه او په هغے کښې تاسو اے۔ډی۔ پی۔ کیښودہ او که سبا ښوک په این۔ایف۔سی باندے خبرے کول غواړی نو بیا به په دے باندے خبره دسره نه راځی نو چه کومه فیصله شوے وه نو په هغے باندے کم از کم درے ورځے خو به تائم، سپیکران به دومره ډیر تاسو ته پیدا شی چه سبا به هر یو سړے په این۔ایف۔سی باندے خبره کوی۔

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب! اجازت دے؟ معزز اراکین نے تخت بھائی، سوات اور ملاکنڈ کی سڑک کے بارے میں جو احساسات یہاں پر ظاہر کئے ہیں یعنی وہ تکلیف کی وجہ سے، یا لوگوں کی نمائندگی کی وجہ سے پریشان ہیں اور وہ حق بجانب ہیں، بات کرنے میں اور اپنے احساسات یہاں پر پہنچانے میں بہر حال جناب سپیکر صاحب، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملاکنڈ روڈ اور سوات روڈ پر ایم۔آر۔ڈی۔پی کے تحت کام شروع ہوا ہے اور وہ خود جب آتے ہیں تو اپنی انکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے اور ہم نے انہیں کہا ہے کہ ایک طرف سڑک کو کھلا رکھا ہے جو کنٹریکٹر ہے اور جو ٹھیکہ دار ہے اس سے خود میری بات ہوئی ہے کہ آپ نے ساری سڑک کو تباہ نہیں کرنا ہے کہ دوبارہ اس کو نئے سرے سے بنایا جائے بلکہ ایک طرف اگر بنانا ہے تو دوسری طرف جو حصہ رہ جاتا ہے تو اس میں Patching کرنی ہے اور قابل استعمال رکھنا ہے۔ باقی میرے بھائی نادر شاہ صاحب اور فضل ربانی صاحب نے جو بات کی تو وہاں پر جن ٹھیکہ داروں نے کام کیا ہے، واقعی ان میں سے ایک ایسا ہے جس کے پاس اپنی وہ نہیں ہے لیکن قانون کے مطابق اس کو اب کام مل گیا ہے تو میں خود بھی وہاں گیا ہوں اور سٹینڈنگ کمیٹی کے لوگ بھی گئے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے اور جس طرح انہوں نے کہا کہ پندرہ بیس دنوں میں اس کو یقینی بنانا چاہئے تو میں انشاءاللہ اس پر یقین رکھتا ہوں کہ پندرہ بیس دنوں میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Next, Call Attention Notice. Mian Nisar Gul Sahib نہیں ہے۔

قومی مالیاتی کمیشن اور بجلی کا خالص منافع

جناب سپیکر: ډاکټر محمد سلیم صاحب! تاسو به تقریر کول غواړئ، جی؟

ڈاکٹر محمد سلیم: زه پرے تقریر کول نه غواړمه، زما خو څه تیارے نشته۔

جناب سپیکر: په دے ناستو کسانو کښې څوک په دے موضوع باندے تقریر کول غواړئ؟

جناب نادرشاه: زه به پرے اوکړمه۔

جناب سپیکر: جی، نادشاه صاحب۔

جناب نادرشاه: اعوذ بالله من الشیطن الرجیم ه بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، دا این۔ایف۔سی ایوارډ، واقعی چه زمونږه آئنده د دے صوبے د پینځو کالو د ترقیاتی کارونو دارومدارپه دے این۔ایف۔سی ایوارډ باندے دےاو چونکه دهرحکومت دا یوه آئینی ذمه داری ده چه هغه هر پینځه کاله پس، دا څلور واړه صوبےاو مرکز په خپل مینځ کښې کینی او د ملک چه کوم آمدن دے چه هغه په خپل مینځ کښې تقسیم کړی۔ زمونږه صوبه د نورو صوبو په نسبت باندے انتهائی غریبه ده، زمونږه د شهری علاقو فی کس آمدنی چهیالیس روپئ ده او د نورو ښارنو په نسبت باندے زمونږه چهبیس فیصد دے او د باقی صوبو هغه چهیالیس فی کس آمدن دی او دغه شان د دیهاتی حلقو فی کس آمدنی ستره روپئ ده او دنورو صوبو 27روپئ ده۔ زمونږه په دے صوبے کښې د تعلیم شرح د نورو صوبو په نسبت باندے کمه ده ځکه چه په نورو صوبو کښې دوئ اووئیل چه زمونږه 37%ده او زمونږه په دے صوبه کښې هغه تقریباً 13%ده، خصوصاً د خواتینو دتعلیم څه 2%یا 3%شرح ده، دغه شان زمونږه د هیلتھ شرح چه کوم ده نو هغه هم ډیر زیاته کمزورے ده۔ زمونږه چه دے، علاقو کښې هسپتالونه، بی۔ایچ۔یوز نشته دے، آر ایچ سیز نشته دے۔ دغه شان زمونږه Infrastructureد نور صوبو په نسبت باندے ډیر زیات خراب دے نو په دے وجه باندے دلته کښې پکار دا دی چه په دے این۔ایف۔سی ایوارډ کښې دے صوبے ته د ټولو نه زیاته حصه ورکړے شی ځکه چه دغربت په لحاظ دا صوبه د ټولو صوبو نه زیاته کمزورے ده۔ که فرض کړه زمونږه دا خبره اوکړو چه دآبادئ په لحاظ باندے دا پیسے

تقسمیږی نو د پنجاب آبادی سیوا ده او هلته کښې ښه کافی ترقیاتی کارونه شوی دی. کالجونه هسپتالونه هلته کښې موجود دی Infrastructure د هغوی ښه دے او مونږه له دے آبادئی په لحاظ باندے پیسے نه راکوی. بلکه دغربت په بنیاد باندے د مونږ له دا پیسے راکړے شی. دغه شان که د رقبے په بنیاد باندے دا پیسے تقسیمږی نو زمونږه صوبه د رقبے په لحاظ باندے وړه ده او بیا به هغه ټولے پیسے بلوچستان ته ځی او که آمدنی په بنیاد باندے دا پیسے تقسیمږی او لکه څنګه چه زمونږه ورور انورکمال صاحب د دے اسمبلی په فلور باندے وئیلی دی چه په کراچئ کښې چه په ایئرپورټ کوم آمدن کیږی او هغه خو د دے ټولو صوبو څیزونه راځی او برآمد کیږی نو د هغے په بنیاد چه کوم ټیکس وصولیږی، په دے کښې زمونږه د صوبے هم حصه ده او دغه شان زمونږه دا صوبه د تیر چهپن کالو راسے په مختلف څیزونو کښې، هغه که د هیلتھ په بنیاد باندے دے او که هغه د ایجوکیشن په بنیاد او که Infrastructure په بنیاد باندے وی نو دا صوبه محرومه پاتے شوے ده. بلکه په دے موجوده وخت کښې زمونږه وزیر خزانه په دے تیره میاشت کښې د ایک کهرب ستاسی ارب روپو د ایریګیشن پلان منظور کړے دے لیکن په هغے کښې زمونږه دا صوبه، په هغے کښې بالکل محرومه پاتے شوے ده، بلوچستان او پنجاب ته ئے ایک کهرب ستاسی ارب روپئ ورکړے دی او زمونږه د دے صوبے دپاره په ایریګیشن کښې، په هغے کښې هغوی نه دی ایښودی ا و وزیر خزانه پخپله باندے په ټی وی باندے د هغے اعلان کړے دےنو زه په افسوس سره داخبره کومه چه زمونږه به دا خپله صوبه څنګه مخکښې کوو؟ دا مرکز د راشی او زمونږه دا صوبه د اوګوری چه په دے کښې د ایریګیشن کومے منصوبے دی او کوم نهری نظام دے هغه تباه و برباد دے او مونږه، جنوبی اضلاع ته ډیر ضرورت دے چه هلته کښې مونږه دغه نهری نظام جوړ کړو لیکن په ایک کهرب او ستاسی ارب روپو کښې دا ټوله صوبه دهغے نه محرومه پاتے شوے ده. زمونږه مرکز ته دا هم درخواست دے چه دغه کومے ایک کهرب، ستاسی ارب روپئ دی، ایک

سو ستا سی ارب روپئ دوئ منظورے کړی دی او په دغے کښ د هم زمونږه حصه اوکړے شی او بله دا خبره چه زمونږه صوبه باندے د تیس لاکھ افغان مہاجرو بوجھ دے ، لہذا د دے د پاره د مرکز خصوصی، او دا نه چه کوم 5% زمونږه د پاره حصه مقرر کړے شوے ده، په 5% باندے هیڅ هم نه کیږی، زمونږه د پاره اضافی بندوبست د اوکړے شی او دغه شان که زمونږه بجلی ده او د بجلئ په حصه کښ چه مونږ له کومے پیسے راکوی، دغه انتہائی کمے دی، زمونږه د مرکزی حکومت نه دا مطالبه ده چه فوری طور باندے مونږ ته د یو ارب روپئ ماهانه یعنی باره ارب روپئ سالانه اجراء اوکړی او وروستو چه دوئ کومه فیصله کوی، هغه به وروستو کیږی خو فوری طور د زمونږه دے صوبے ته د سالانه باره ارب روپو اجراء اوکړی او هره میاشت د مونږ ته یو یو ارب روپئ راکړے کیږی او زمونږه دلته کښ هم د ثالثئ څه ضرورت نشته ځکه چه اے جی این قاضی فارمولہ موجود ده نو لہذا د هغے په بنیاد باندے د خپله حصه د بجلئ په مد کښ راکړے شی ځکه چه زمونږه صوبه یعنی د ټولو نه۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: نادر شاہ باچا صاحب، مختصر کریں۔

جناب نادر شاہ: بنه جی۔ بس زه یو ځل بیا هم دا خپله خبره دغه کومه چه زمونږه دا صوبه انتہائی کمزورے ده د Poverty او د تعلیم په لحاظ باندے لہذا مونږه له د زیات نه زیات حصه راکړے شی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مشتاق احمد غنی صاحب! مختصر اور Repetition نہ ہو۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ ایک ایسے وقت میں ہم اس موضوع پر بحث کررہے ہیں جبکہ اس کا فیصلہ ہونے کے قریب ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے اس کو ایجنڈے کا حصہ بنانے کا، یہ ایک اچھا اقدام تھا اس لئے ہم ایسی تجاویز دینا چاہ رہے تھے، اپنی پراونشل گورنمنٹ کو تاکہ یہ صوبے کی طرف سے ایک قوت کے ساتھ اس فورم پر اس صوبے کے عوام کی آواز کو پہنچا سکے۔ جناب سپیکر، سرحد میں ہم نے اپوزیشن کے طور پر پہلے بھی کہا ہے اور آج بھی اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ صوبے کے غریب عوام کے حقوق کے تحفظ کیلئے، صوبے کے مسائل کے حل کیلئے ہم اپوزیشن میں رہتے

ہوئے بھی اس صوبے کے حقوق کیلئے جنگ ہم سب مل کر لڑیں گے۔ اب این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کا جہاں تک تعلق ہے تو اسکی سفارشات بمعہ میمورنڈم کے آرٹیکل نمبر Sub.Article(5) 160 کے تحت اس اسمبلی میں بعد میں آئی ہے لیکن کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ اسمیں شرکت سے پہلے اگر صوبہ سرحد کی اسمبلی کے ممبران کو Confidence میں لے جاتا، ان کی تجاویز کو لے لیا جاتا تو زیادہ مؤثر طور پر سب کی رائے کے ساتھ اس فورم پر بات کی جاسکتی تھی۔ ہمیں ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہاں پر اندورن خانہ صوبائی حکومت کے نمائندے کیا Dialogue کر رہے ہیں لیکن بات آخر کار اس فلور پر آئے گی تو ہمیں اس وقت صوبائی حکومت کے وژن کا بھی پتہ چلے گا اور ان کی کارکردگی کا بھی اندازہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی اس وقت جو اکانومی ہے وہ Take off کی Position میں ہے اور ملک میں مرکز کے پاس سرمایہ اور پیسہ موجود ہے۔ ہماری اس حکومت، جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم کے دور کے اندر جو Reserves ہیں وہ 12.5 Billion کے قریب ہیں اور اسی طرح Stock exchange چار ہزار کی نفسیاتی حدوں کو چھو رہا ہے۔ Selling of Euro Bounds ایک بہت بڑا اقدام ہے جو اس بات کی Indication کر رہا ہے کہ مرکز کے پاس فنڈز موجود ہیں اور اب ہمارا جو Rating ہے وہ Internationally بھی Positive میں ہے تو ان حالات میں ہم جتنے مؤثر انداز میں اپنے صوبے کا کیس این ایف سی کے اندر پیش کریں گے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان سے زیادہ سے زیادہ اپنے صوبے کیلئے فنڈز اور Shares لے سکیں گے اور جناب والا، چونکہ یہ پانچ سال بعد دوبارہ اس کا وقت آتا ہے آج کی ہماری غلطی کی سزا اگلے چار سال تک اس صوبے کے غریب عوام کو بھگتنا پڑے گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ اب جیسا کہ بتایا گیا ہے Minimum 45%، اس سے زیادہ ہی کوئی Figure ہوگی جو صوبوں کا Share بنے گی اور اب جھگڑا صوبوں میں پڑ گیا ہے کہ ہر صوبہ اپنی اپنی بات کر رہا ہے۔ کوئی رقبے کی بات کر رہا ہے، کوئی Revenue generation کی بات کر رہا ہے اور کوئی Population کی بات کر رہا ہے۔ ہمارا کیس ان سب سے Strong ہے اور ہم غریب کی بات کر رہے ہیں کہ سب سے پہلے ہمارے اس صوبے کے غریب لوگوں کو دو وقت کا کھانا تو ملے۔ ہماری جو Figures ہیں کہ 45% سے زیادہ لوگ Below poverty line میں ہیں اور ہمارے ملاکنڈ ڈویژن Poverty line ایک سروے کے مطابق 70% سے بھی Above ہے یعنی یہ وہ لوگ ہیں، جن کی ایک ڈالر سے کم Income ہے، روزانہ کی ایک ڈالر سے کم، تو اب یہ کیس ہمیں ایک انداز میں ایک فورم پر پیش کرنا ہے، میں نے سنا ہے کہ ان دونوں اجلاسوں میں پنجاب نے بڑے Strong طریقے سے اپنا کیس پیش کیا ہے، وہ اپنے Videos لے کر

آئے ہیں، وہ اپنے کمپیوٹرز لے کر آئے ہیں اور ایسی ٹیم لے کر آئے ہیں کہ جنہوں نے بڑے اچھے طریقے سے اپنا کیس پیش کیا ہے۔ اگر ہمارے صوبے سے بھی ہمارے لوگ اپنے کمپیوٹرز لے کر جائیں، ہمارے جوہڑوں پر پانی پیتے ہوئے لوگ، ان کو دکھائے جائیں کہ جہاں مویشی اور انسان اکھٹے پانی پیتے ہیں، جہاں لوگ جانوروں کے کمروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، ساتھ ہی جانور اور وہ لوگ اکھٹے رہ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس انداز میں ہم زیادہ بہتر طور پر اپنے صوبے کی پسماندگی کی تصویر انکے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ یہاں پر میں مرکز سے بھی یہ گزارش کرونگا کہ صوبوں کے درمیان اس مسئلے کا حل کرنا بہت مشکل ہے۔ جو صوبہ اپنے Standپر قائم رہے گا۔ مرکز کو یہاں پر Meditation کرنی چاہئے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کا مسئلہ حل نہ ہو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ سب کا حل ہو لیکن صوبہ سرحد کا مسئلہ بھی حل ہو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ:

سورج ہے سرحد کی زمین، چاند بلوچستان ہے دھڑکن ہے پنجاب اگر، تو دل اپنا مہران ہے
میں بھی پاکستان ہوں، تو بھی پاکستان ہے

(تالیاں) ہم اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں، اپنے حق کی بات کر رہے ہیں۔ جناب والا، میں یہاں پر یہ گزارش کرونگا کہ چونکہ بجٹ میں ہمیں 90% مرکز سے لینا پڑتا ہے اور ہمارا 10% یا 12% اپنا Shareہے۔ بات یہ ہے کہ ہمیں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اپنے صوبے کے وسائل کو بھی ترقی دینے کی ضرورت ہے اور جب تک ہم مرکز کے اوپر یا باقی لوگوں پر انحصار کریں گے، اس وقت تک ترقی نہیں ہو سکے گی۔ میری گزارش یہ ہے کہ جتنا عرصہ اور زور ہم نے حسبہ ایکٹ پر لگایا ہے، اتنا زور ہم صوبے کی ترقی کے منصوبوں پر لگاتے، بیٹھ کر فیصلے کرتے کہ بھائی اس صوبے کیلئے کس قسم کے پراجیکٹس چاہئیں جن سے ہماری Income، Generateہو۔ میں ایک گزارش کرتا ہوں جی، کہ ہمارے پڑوس میں افغانستان ہے اور کرزئی صاحب کہتے ہیں کہ مجھے 30 Billion dollars کا قرضہ چاہیئے افغانستان کی Reconstructionکیلئے جو اس کو مل جائے گا۔ اگر ہماری صوبائی حکومت یہاں پر مرکز کی طرح ایکسپورٹ پروموشن زون قائم کر دے، چونکہ ہم ان کے نزدیک ترین ہیں تو ہماری آج بھی ساری چیزیں پاکستان سے جا رہی ہیں، ایکسپورٹ پروموشن زون بننے سے لوگوں کو روزگار بھی مل جائے گا اور زیادہ بہتر انداز میں ہم اپنی اشیاء افغانستان بھیج سکیں گے اور صوبے کے ریونیو میں Automatically اضافہ ہو گا۔ اسی طرح مرکز کے 30ارب کے قرضے صوبہ سرحد کے اوپر ہیں اور وہ مہنگے قرضے ہیں اور 18% تک ان کا Interestہے۔ آپ کیوں نہیں Open

ہیں، وہ آپ کو قرضے مل سکتے ہیں، وہ آپ 6% پر آپکو قرضے مل سکتے ہیں، وہ آپ 5% اور 6% market سے قرضے لے کر مرکز کے قرضے ادا کرتے ؟ جو 5% اور 6% پر آپکو قرضے مل سکتے ہیں، وہ آپ خیبر سے لے لیں یا اور باقی بنکوں سے لیں اور مرکز کے قرضے ادا کریں (تالیاں) تاکہ وہ پیسہ ہمارے Development کاموں کیلئے بچ سکے۔ Hydel power project ہے، معدنیات ہیں، ٹورازم ہے، وغیرہ وغیرہ، ان پر کام کرکے جناب، ہم اپنے وسائل کو بڑھا سکتے ہیں۔ اسی طرح Net Hydel Project کے سلسلے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے، اس سے ہمیں اس لئے اختلاف ہے کہ ہمارا تو مطالبہ یہ ہے کہ A.G.N.Qazi formula میں یہ معاملہ Set ہو چکا ہے، یہ حل شدہ معاملہ ہے، اب اس میں ہم نے اپنا حق ان سے لینا ہے۔ اگر آپ نے اس میں Arbitration قبول کر لی ہے تو اگر اسکو وہ Side line کر دیتے ہیں تو ساری عمر کیلئے اس پیسے کے مطالبہ سے آپ دستبردار ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے Arbitration مانی بھی ہے تو اس شرط پر مانیں کہ ٹھیک ہے اس وقت آپ کی یہ بات ہم مان لیتے ہیں، آپ ہمیں اتنے ارب دے دیں، جتنا وہ دے سکتے ہیں لیکن ہمارا اصل Stance وہی رہے گا A.G.N.Qazi formula والا کہ ہم اسے پیچھے نہیں ہٹیں گے اس پر ہمارا حق ہے۔ جناب والا، ساتھ ہی میں آخری گزارش یہ کروں گا کہ یار دوستوں نے یہ کہا کہ وزیراعظم نے بلوچستان کیلئے اتنے ارب کا اعلان کر دیا اور پریذیڈنٹ نے سندھ کیلئے، تو صوبہ سرحد کیلئے بھی، ظاہر ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے، پچھلے دنوں وزیراعظم جمالی صاحب نے پندرہ ہزار پولیس کی آسامیوں کا اسی صوبے کیلئے اعلان کیا تھا، جس میں سے پانچ ہزار شاید اس سال اور دس ہزار، تو وہ بھی اپنے طور پر صوبہ سرحد کو بھی Ignore نہیں کر رہے ہیں لیکن ساتھ ہی میں یہ ضرور کہونگا کہ ہمیں مرکز کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ کوئی ایسی پالیسی صوبے کے اندر نہیں ہونی چاہیئے جس سے مرکز گریز رجحانات ابھرتے ہوں۔ کبھی القاعدہ کے الزامات مرکز پر لگا دیئے جاتے ہیں، کبھی نیوکلر ایشو کے الزامات، تو میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہماری حکومت کو، صوبہ سرحد کو مرکز کی طرف سے بھاری امداد کی ضرورت ہے اس لئے ہمیں کوئی ایسا اقدام خواہ مخواہ کرکے مرکز کے ساتھ محاذ آرائی نہیں کرنی چاہئے، تاکہ کل ہم بھی ان سے 30 ارب روپے اپنے صوبے کیلئے لے سکیں۔ لیکن جتنے مرکز گریز رجحانات پنپیں گے وا تنی دوری ہو گی اور اس سے نقصان اس صوبے کے غریب عوام کو ہو گا۔ Thank you very much۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم! شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج جس معاملہ پر بحث ہو رہی ہے، یہ ہمارا ایک اہم معاملہ ہے کیونکہ ہمارا صوبہ ایک غریب صوبہ ہے اور اسکا 90% انحصار اسی رقم پر ہے جو ہمیں مرکز سے ملتی ہے۔ جناب والا، صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر اپنے حقوق کیلئے ایک لائحہ عمل اختیار کیا ہے اور حکومت کے ساتھ مل کر اپوزیشن نے بھی پورا کردار ادا کیا ہے اور ہر قسم کا تعاون کیا ہے۔ ہم نے واک آوٹ بھی مرکز کے خلاف کیا، ہم نے قراردادیں بھی پاس کی ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ جب کسی معاملے کو طے کرنے کا وقت آتا ہے تو حکومت کبھی بھی اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیتی۔ تو اس سے ہمیں ایک قسم کا خوف ہوتا ہے کیونکہ اس فارمولے میں، ابھی یہ سن رہے ہیں کہ 31 مارچ کو فائنل ہو رہا ہے اور 40% سے 45% تک کا Share مقرر کیا جا رہا ہے، ہر ایک نے اپنے اپنے صوبے کے مفادات کے مطابق تجاویز پیش کی ہیں۔ آپ اخبار میں پڑھ رہے ہیں کہ پنجاب Population base پر Demand کر رہا ہے، سندھ Revenue collection کی بنیاد پر ڈیمانڈ کر رہا ہے، بلوچستان آبادی، غربت اور رقبہ کے حساب سے اس چیز کو پیش کر رہا ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے، ابھی واضح نہیں ہے، میں اپنے وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ انہوں نے کونسی چیز کو بنایا ہے؟ ہمارا غریب صوبہ ہے اور ہم اتنے پیچھے جا رہے ہیں کہ ہماری کیا بنیاد ہے؟ ابھی تک ہمیں پتہ نہیں چل رہا، نہ ہی انہوں نے اعتماد میں ہمیں لیا ہے، انہوں نے کس بنیاد پر یہ رقم گورنمنٹ سے مانگی ہے؟ جناب والا! اگر یہ 45% ہو بھی جائے تو وزیر خزانہ صاحب بتائیں کہ اگر وہ 45% دیں تو ہمیں تو صرف 10% افغان ریفیوجیز کیلئے مل رہا ہے، وہ With draw کر لیں یا 2.5 % GST جو صرف صوبہ سرحد کو مل رہا ہے وہ بھی With draw کر لیں تو یہ تو پھر ہم اس سے، جب تقسیم ہو گی 45% کی تو میرے خیال میں ہمیں پھر لینے کی بجائے دینے پڑ جائیں گے۔ تو اگر اس قسم کی ہماری پالیسیاں رہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صوبہ پہلے ہی کافی پیچھے ہے اور یہ مذید Back out کر جائے گا۔ تو جناب والا، ہمیں اس کے لئے ایک لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اہم ایجنڈا پر یہ پوائنٹ اپوزیشن نے Raise کیا ہے وہ اس لئے کہ ہم انکی امداد کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کے ساتھ اب بھی وعدہ کرتے ہیں کہ اپوزیشن ان کے ساتھ اپنے حقوق کے لئے پورا تعاون کرے گی اور ہر قسم کی مرکز سے التجا کریں گے کہ ہم کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیں کیونکہ ہماری غربت زیادہ ہے اور ہمارے اوپر افغان ریفیوجیز کا جو Burden ہے، وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہم پہلے بھی بہت پیچھے جا چکے ہیں۔ اگر مزید ہمیں سپورٹ نہیں کیا گیا تو ہمارا استحصال ہو جائے گا اور ہم بہت پیچھے چلے جائیں گے۔ جناب والا! میں

جناب وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے، پتہ نہیں وزیر خزانہ صاحب تو کیا سن رہے ہیں، باتیں کر رہے ہیں تو میں وزیر خزانہ صاحب سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Notes لے رہے ہیں، وہ آپکی تقریر کے Notes لے رہے ہیں۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں وزیر خزانہ صاحب سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک تو ہمیں تفصیل بتائیں جب وہ Wind up کریں گے، پہلے تو چاہئے تھا کہ وہ اسمبلی کو پہلے اعتماد میں لیتے اور بعد میں ان کے ساتھ بات چیت ہوتی کیونکہ ابھی اس میں ہم پریشان ہیں کہ کیا ہو رہا ہے جی؟ اب اس چیز کے لئے میں یہ ہی کہوں گا۔ دوسرا یہ ہے کہ Net Hydle Power کے لئے ہم نے مرکزی حکومت کے خلاف احتجاج بلند کیا، ہم نے قرارداد یں پاس کیں، اس پر انہوں نے ثالثی مقرر کی، جس طرح کل عبدالاکبر خان نے بھی کہا تھا، انور کمال خان نے کہا تھا، سکندر شیر پاؤ نے بھی کہا تھا اور دوسرے بھائیوں نے بھی کہا تھا کہ سر، اگر ثالثی کرنی تھی تو پھر احتجاج کرنے کا ہمیں کیا فائدہ ہے؟ ثالثی نہیں، ہم اپنے حق کے لئے لڑیں، ہمیں اپنا حق مانگنا چاہئے۔ یہ غلط بات ہے کہ ہم ثالثی میں چلے جائیں اور ثالثی میں وہ چھ ہوں اور تین ہم ہوں اور جس طرح عبدالاکبر خان نے کہا کہ Call up جو وہ دیں اور کہیں کہ یہ تو چھ ارب بھی نہیں بنتے، یہ تو چار ارب سے بھی کم ہو گئے ہیں تو اسکا آپ کو کیا فائدہ ملے گا؟ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اس ثالثی کو اس نظریہ سے دیکھیں کہ ہمیں موجودہ ٹائم میں اس کو پڑھانے کے لئے ایک فارمولا اگر آپ بنانا چاہتے ہیں، ہمارے ایک جرگے کی میٹنگ ہوئی تھی، چیف منسٹر صاحب اس میں موجود تھے جس میں میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اصل تقاضہ اسکا تب ہوگا کہ جب ہمیں اپنے حقوق ملیں لیکن For the time being اگر اس ثالثی کو آپ رکھنا چاہتے ہیں تو رکھیں لیکن خدارا اس ثالثی کے ذریعے آپ مستقل طور پر یہ فیصلہ نہ کریں ورنہ کل ہمارا جو حشر بنے گا وہ بہت برا ہوگا۔ ابھی میرے خیال بھائی نے کہا کہ انہوں نے اریگیشن کے لئے سکیمیں Announce کی ہیں۔ سر! بات یہ ہے کہ جب بچہ روئے گا نہیں تو ماں کبھی دودھ نہیں پلائے گی۔ ہمارے بشیر صاحب بیٹھے ہیں، 12 ہزار کیوسک پانی کا ہمارا حق بنتا ہے، Right جو ہمیں یہاں ملتا ہے۔ میں اپنے وزیر خزانہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے مرکز کو کونسی تجاویز دی ہیں، ہمارے 12 ہزار کیوسک پانی کے لئے یہ ہمیں Structure بنا دیں، یہ ڈیم بنا دیں۔ اگر نہیں بنا سکتے، ہم غریب ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا 12 ہزار کیوسک پانی اگر پنجاب کو دیں تو ان سے پیسے لیں۔ سندھ اگر لینا چاہتا ہے تو اس سے پیسے لیں۔ ہمارا حق ہمیں ملنا چاہیئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس طرح خاموش بیٹھے رہے تو پھر کبھی بھی آپ کو کوئی چیز نہیں ملے گی اور آپ یہ بیان دیتے جائیں گے کہ جی، فلاں آیا

، یہ کر گیا، فلاں آیا، یہ کر گیا۔ نہیں اس کو عملی شکل دینی چاہیئے اور پہلے اپوزیشن کو آپ کو ساتھ لینا چاہیئے۔ تو میری یہی چند گزارشات ہیں۔ جناب سپیکر! جب ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں تو بڑے مایوس ہوتے ہیں، اس لئے میری یہ دو گزارشات ہیں اپنے وزیر خزانہ صاحب سے، ایک تو ہمیں انڈس واٹر کے سسٹم پر انہوں نے کونسی تجاویز مرکز کو دی ہیں، انکی تفصیل بتائیں۔ کیونکہ آج تک ایسی تجاویز کیوں نہیں دی گئیں، ہمارے ہاں ڈیم بن سکتے ہیں، ہمارے ہاں اور چیزیں بن سکتی ہیں جن سے ہماری معیشت بڑھے گی، ایک یہ اور دوسرا یہ کہ انہوں نے اپنا کیس کس طریقے سے پیش کیا ہے؟ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے مقابلے میں ہمارا کیس اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ کم از کم ہمیں اپنا حق تو مل جائے نا جی۔ میں اس درخواست کے ساتھ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں جی اور امید رکھتا ہوں کہ اپوزیشن کے اس تعاون سے وہ فائدہ اٹھائیں گے لیکن اپوزیشن کے ساتھ بھی تعاون کریں۔ آج وزیر اعلی صاحب بیٹھے ہیں، تھوڑی سی بات اس پر بھی میں کر دوں کیونکہ جس طرح طریقے سے ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا صوبہ غریب ہے اور ہمارا استحصال کیا جا رہا ہے۔ ہم ایم پی ایز ہیں اور ہمیں بھی رگڑا جا رہا ہے، ہم جو اپوزیشن کے ایم پی ایز ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب میرے بھائی بھی ہیں، دوست بھی ہیں، اس سے ہٹ کر کہ میرے بھائی اور دوست بھی ہیں وہ رشتہ میرا علیحدہ ہے لیکن As Chief Minister ہمیں ان سے گلہ ہے (مداخلت) کہ یہ پتہ ہمیں پہلے سے ہے لیکن آج ہمارے سامنے بیٹھتے ہوئے ہیں (قہقہہ) اس لئے ہم ان سے کہہ رہے ہیں۔ تو سر، بات یہ ہے کہ انشاءاللہ اے ڈی پی پر بات ہوگی تو میں کہوں گا تو کم از کم اپوزیشن کو، ٹھیک ہے ہم کھانے پر نہیں جاتے ہم دوسرے سرکاری فنکشنوں پر نہیں جاتے وہ ہماری پارٹی پالیسی ہے وہ ہم Follow کرتے ہیں لیکن کم از کم As a member پورا ہمارا وہ کرنا چاہیئے اور ہر ممبر کو اسکے حلقے کو اس ممبر کی وجہ سے نقصان نہیں دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: شکریہ جناب مرید کاظم صاحب، آپ کی محبت کا ہمیں پتہ ہے۔ خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: ډیره شکریه سپیکر صاحب، چه تاسو ماته په دے دومره اهم موضوع باندے د خبرو موقع راکړه۔ جناب سپیکر صاحب! این ایف سی کښې زمونږه صوبو ته، څلور واړه کښې زمونږ صوبو ته، څلور واړه صوبو ته صرف 37.50 پرسنټ شیئر ملاویږی چه کوم کښې څلور واړه صوبے خپل کارونه کوی جی۔ فیډرل ګورنمنټ خپل 62.50 پرسنټ ځان سره کیږدی۔ که تاسو اوګورئ صوبے یا صوبائی حکومت عوامو ته درپیښے ټولے مسئلے

چلوی، زیاتے محکمے چلوی او فیډرل ګورنمنټ سره خو یو ډیفنس دے او بل هغوی په خپل Debts باندے Interest ورکوی۔ بله یوه ډیره اهم خبره دا ده جی چه فیډرل ګورنمنټ زمونږ صوبو ته چه کوم قرضونه ورکوی، په هغے باندے هغوی باقاعده طور باندے Interest اخلی۔ حالانکه زمونږه صوبه سرحد د بجلی په مد کښ چه هغوی سره کومے پیسے دی ، هغے باندے هغوی مونږ ته چرے هم Interest نه دے راکړے۔ پکار خو دا ده چه یا د فیډرل ګورنمنټ زمونږه Interest right off کړی چه کوم صوبه سرحد د هغوی نهLoanاخلی یا زمونږ د بجلئ پیسے چه د هغوی سره دی، په هغے د مونږ ته د هغے مطابق Interest راکړی ځکه چه زمونږه صوبه ډیره پسمانده او ډیره غریبه ده ، زمونږ وسائل خو ډیر دی چه مونږ ته په هائیډل کښ دا ے جی این قاضی فارمولے مطابق خپلے پیسے راکړی نو زمونږه هغه هم ډیرے دی۔ تاسو اوګورئ سپیکر صاحب، زمونږه صوبہ سرحد چه څومره بجټ جوړیږی، د هغے 60پرسنټ خو زمونږ په پنشنو او تنخوا ګانو کښ لاړشی۔ 25 پرسنټ چه دے هغه چه کوم Loans دی، د هغے په Interest کښ لاړ شی، 10پرسنټ بقایا لاړ شی Maintenance and Repairs ته ، پاتے صرف او صرف 5 پرسنټ شی چه کوم زمونږه Developmental Budget دے ، هغے نه پس صوبه کښ ترقی هم غواړی۔ صوبه ترقی غواړی، صوبه کښ کارونه کول غواړی، مسئلے د عوامو هم ختمول غواړی هغے د پاره څه کوی چهLoans اخلی۔ مالیاتی ادارو ته صوبه Approach کوی او هغهLoans مونږه ته هسے نه ملاؤیږی۔ ورځ تر ورځه په مونږ باندے د هغے Interest زیاتیږی او یو ورځ به راشی او هم که دغه حال روان وی نو یو ورځ به راشی چه زمونږ 100 پرسنټ بجټ به په دے قرضو باندے په سود او په پنشن او په تنخوا ګانو کښ ځی۔ دا یو ډیره اهمه خبره ده ۔ بل دا ده چه دلته دا افغان ریفیوجیز چه کوم ډیره دی،فیډرل ګورنمنټ ته پکار ده چه دا شئے نظر انداز کوی نه۔ دا مسئله هم زمونږه صوبے ته راپیښه ده، د هغوی دلته موجودګی دا خو یو فیډرل سبجیکټ دے، دا خو د فیډرل ګورنمنټ فارن پالیسی باندے

Depend کوی۔ دا خو صوبه هغوی ته نه شی وئیلے چه تاسو لاړ شئ یا تاسو راشئ۔ یو خبره به زه، دے سره خو نه ده، خو هغے، زه دا موجوده حکومت ډیره زیات Appreciate کوم چه پرون نه هغه بله ورځ اخبار کښې راغلی وو چه افغان رفیوجز ته دلته د پراپرټئ د ټیلفون او د موټر د ساتلو اجازت نشته دے۔ دا یوه ډیره ښه خبره ده چه حکومت دغه کړے ده ځکه چه مونږه ته ، یو پاکستانی ته په سعودی عرب کښې یا په دوبئ کښې یا چرته چه هم لاړ شی، پراپرټئ د اغستو، بغیر د کفیل،اجازت نشته دے، یو دا زمونږ ملک وو چه دلته کابلیانو ګاډی هم اغستل، کابلیانو پراپرټی هم ساتلے وه او هر څه به ئے کول، بهرحال دا یو ډیر خوش آئند پالیسی ده چه کوم صوبائی حکومت ورکړے ده۔ بل سپیکر صاحب، د اے جی این قاضی فارمولے مطابق پکار دا ده چه فیډرل ګورنمنټ مونږه ته خپلے پیسے راکړی او د هائیډل په مد کښې بجائے د Arbitration زما دا ګزارش دے چه مونږه ته پکار وه چه مونږ سی سی آئی ته تلے وے، کونسل آف کامن انټرسټس ته تلے وے او هلته دا خپل کیس مونږ Plead کړے وے نو هغه به ډیره ښه وه۔ زما دے حوالے سره دا ګزارش دے خپل فنانس منسټر صاحب ته چه هغوی ته پکار دی چه دا خبره اوچته کړی چه مرکز ته پکار دی چه خپل 60 پرسنټ کومه ریونیو ټیکسیز په صورت کښې راځی، هغه د صوبو ته ورکړی او نوره د هغوی ځان سره کیږدی او که فیډرل ګورنمنټ دا وائی چه دے د پاره قانون سازی پکار ده، مونږه سره Two/ third میجارټی نشته نو خبره دا ده جی دا یو صوبائی معامله ده او پکار دا ده چه ایم ایم اے چه مسلم لیګ سره په قومی اسمبلئ کښې، نو Two/third نه زیاته میجارټی جوړیږی، هلته د دے له قانون سازی اوکړی او مونږ به ئے هم تائید کوؤ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! معافی غواړمه، زمونږ خویندو احتجاج کړے وو، خو زمونږ هغه مولانا جبل ورک شو چرته هغه مونږ له پیدا کول غواړی۔ (تالیاں، قہقہے)

جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم ہ۔ شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، په دے موضوع باندے ډیرے خوږے خوږے خبرے اوشوے او ډیر ټیکنیکل۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ډیر بحث پرے اوشو او نور بحث زما په خیال ضرورت نشته۔

جناب جمشید خان: ډیر بحث ضرورت پرے نشته ، زه به صرف دومره عرض اوکړمه چه ایم ایم اے حکومت ته الله پاک یو ډیره ښه موقع ورکړے ده چه ټول اپوزیشن متفقه طور دوئ سره دی او دوئ د دا خپل کیس ډیر ښه انداز باندے پیش کړی ځکه چه پنځه شپږ کاله دی، په دے مینځ کښی بیا که نن ښه فیصله اوشوه نو د دوئ نوم به یادیږی او که نن غلطه فیصله اوشوه نو بیا به د دوئ نوم په ښه دغه باندے نه یادیږی او څو پورے چه د نیټ هائیډل پرافټ خبره ده نو زما خو خپل دا خیال دے چه په نیټ هائیډل پرافټ باندے د اے جی این قاضی فارمولا شته۔ د هغے نه مخکښے خو پکار دا وه چه دوئ Arbitrationته تلے او د Arbitration نہ مخکښے دوئ اسمبلی په اعتماد کښی اغستے وے نو ډیره ښه خبره به وه۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، زما په خپل خیال زرگل خان۔۔۔۔۔

جناب زرگل خان: ډیر پارلیمانی لیډران دی جی، او دوئ خو نه خلاصیږی، مونږه تہ هم یو منټ راکړئ۔

جناب سپیکر: زه یو تجویز کومه، ځکه چه ماته ډیر داسے دغه موصول شوی دی، چیف منسټر صاحب هم او فنانس منسټر صاحب هم مهربانی کړے ده چه هغوی پرون راسے یعنی چونکه د اپوزیشن زمونږ رونړو او تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی دا خواهش وو چه یره په دے موضوع باندے ډسکشن کیږی نو چه چیف منسټر صاحب او فنانس منسټر صاحب خامخا وی، هغوی دغه کړے دے نو ما په خپل خیال که تاسو مناسب گنړئ نو د ټی

بریک نه وروستو یعنی فنانس منسټر صاحب په دے دغه اوکړی نو بیا په اے ډی پی باندے ، تجاویز د اسے راغلے دی نو د اسے ٹهیک ده ؟

جناب محمد ارشد خان: دا چیف منسټر صاحب ناست دے یو ډیره ضروری خبره ده ---

(قطع کلامیاں)

جناب زر گل خان: جناب سپیکر!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما په خیال تاسو به دا محسوس کوئ چه لکه هاؤس کښې په دے باندے Speeches ختم دی او صرف Reply د ګورنمنټ سائیډ نه پاتے ده نو دا ښه تجویز دے چه لکه د ټی بریک نه پس فنانس منسټر صاحب جواب ورکړی او که چرے فرض کړه ټائم وی نو په هغے به Discussion start کړو که نه وی نو سبا ته به بیا په هغے اوکړو۔

جناب سپیکر: بس صحیح ده۔

جناب محمد ارشد خان: یوه ډیره ضروری خبره ده، د چیف منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم۔

جناب سپیکر: جی، ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: څنګه چه یو ملګری اووئیل چه ایریګیشن د پاره او دغه د پاره څه پیسے نه دی را دغه کړی دا یو نیشنل ډرینج پروګرام دے ----

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب، ته اورے ، تاسو ------ (قطع کلامی)

جناب محمد ارشد خان: جناب چیف منسټر صاحب په موجود ګئ دا یو پوائنټ دے ، صرف دا خالی د وئ ته په نوټس کښې راولم ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ارشد خان: هغے کښې په کروړونو روپئ ورلډ بینک والا ورکړی دی چه دلته د نهرونو نظام صفا شی او دا ئے یو کال مخکښې ورکړی دی او په دے څو څو خله اخبار کښې راغلل په هغے باندے هیڅ کار نه کیږی او نه دا خلق

څوک راغواړی، په هغے باندے بولی نه کیږی۔ خلق اخبارونو کښ ورکوی، نیشنل ډرینج پروګرام دے ۔ په دے ډیفنس کالونی کښ د هغوی غټ دفتر دےاو هغوی هم په دے باندے څه کارروائی نه کوی۔ زه څو څو ځله پخپله ورغلے یمه، وائی حکومت ته پته نه لګی او تا ته پته لګی، ته څنګه راغلے یے ؟ یعنی په داسے انداز کښ، نو زه وایمه چه دغه خلق تاسو راوغواړئ او دغه پیسے که په دے میاشت کښ دهغے څه بندوبست او نه شی نو بیا بل کال به۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب محمد ارشد خان: پکښ اوبو راځی بیا نیشنل ډرینج پروګرام نه دغه کیږی۔

جناب سپیکر: زرګل خان صاحب۔

جناب زرګل خان: ډیره مهربانی سر۔

جناب سپیکر: دوه منټه، ځکه چه شاد محمد خان بالکل دهغے ځائے نه۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: یره جی، ما ته خود یو ضروری خبرے اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: جی، شاہ محمد خان۔

جناب شاد محمد خان: عرض دا دے جی، که تاسو اوګورئ، ستنے سورے شوے ، دولس بجے شوے او د ټولو ممبرانو سترګے سرے شوے ، وخت د چائے دے نو که دا اوکړئ نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوؤ جی، کوؤ۔ واؤد ریدل؟

جناب زرګل خان: سرا! عبدالاکبر خان چه خبره اوکړه جی،د افسوس مقام دا دے جی دا پارلیمانی لیډران، دا سینئیر کسان دی، دوئ اوږده اوږده تقریرونه اوکړی او بیا وائی چه بس ایجنډا دغه ده ۔ بس سی ایم صاحب یا وزیر خزانه صاحب د دا Wind-up اوکړی نو آخر زمونږ څه ضرورت دے ؟ یو درجن خو دا دی۔

جناب سپیکر: دا راته اووایه چه تعلق د د "ق لیګ" سره دے که د څه سره دے ؟ په لسو کسانو کښ ته ۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب زر گل خان: زما د حقیقت سره تعلق دے۔ حقیقت خبره چه ده، هغه که په مرکز کښ وی او که په صوبه کښ وی، هغه به کوم جی، دا مسئله چه ده جی، دا د صوبے مسئله ده او زه دا گزارش کومه جی، تقریرونو خو دوئ اوکړل او اوږده اوږده تقریرونه ئے اوکړل نو زه دا وایمه جی، چه دے دوه پارلیمانی لیډرانو چه اوکړل، د دے دواړو دوه دوه ځله حکومتونو تیر شوی دی، په هغے کښ دوئ خو څه اونه کړل (تالیاں) اوس گزارش دا دے جی چه دا 298بلین روپئ دی جی، بقایاجات چه کوم دی، د دے د پاره مونږ له پکار دی چه تمام صوبه سرحد چه هغه د هرے پارټئ سره تعلق دے او زه گزارش کوم چه دے وخت کښ صوبه سرحد کښ ډیرے غټے هستئ چه کومے په اقتدار کښ دی لکه مولانا فضل الرحمان صاحب، قاضی صاحب او آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب، چه هغه د دے محکمے وزیر هم دے او اسفندیار ولی جی، دا ټول مونږ له یوکیدل پکار دی، دے صوبے د پاره جی، چه یو شو او په مرکز زور راولو جی، په دے کښ جی اهم مسئله چه ده او بیا زه گزارش کومه، د وزیر اعلیٰ صاحب نه هم چه دا روپئ چه دی دا د بجلئ دی او دے د پاره چه هزاره ډویژن تباه و برباد شوے دے، متاثرین تیس سال اوشو او تر اوسه پورے د هغوی بحالی نه ده شوے۔ په دے کښ جی تیس سال پس هغوی له یو ټاؤن شپ په تناول کښ ما منظور کړے وو جی د آمریت په حکومت کښ چه د افسوس خبره دا ده چه جمهوری حکومت کښ د متاثرینو د حقوق چا هم خبره نه د کړے او آمریت حکومت، جنرل پرویز مشرف د هغوی په سمرئ باندے دستخط اوکړو اوس جمهوری حکومتونه څوک د هغوی د پاره خبره نه کوی جی۔ دا یو ښه Plea ده، وزیر خزانه صاحب ناست دے چه دے کله د هغوی سره کینی چه خبره اوکړی چه زمونږ تیس سال اوشول، هغه متاثرین ته هم څه نه دی ملاؤ۔ دا ظلم دے جی او دا یو ښه پوائنټ دے او بیا د دے نه ښه خبره کومه یوه ده، چه د آفتاب احمد خان شیرپاؤ تعلق هم د صوبه سرحد سره دے او هغه د دے مشر هم دے نو دے د پاره مونږ ټولو له یو کیدل پکار دی، سنجیده، په تقریرنو څه نه جوړیږی جی، دے د پاره به صحیح جرگه جوړیږی، د باؤ بلکه لائن به مرکز ته راکاږو جی۔ که زما تعلق د "ق" سره دے خو د دے مطلب دا نه دے چه خپل د صوبے حق به زه پریږدم۔ دا مونږه له یو کیدل پکار دی چه د دے صوبے له حق واخلو۔ مهربانی--- (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. The House is adjourned for tea break, only for fifteen minutes.

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ما ته اجازت دے ؟

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! تاسو ته به پته وی چه نن سبا دا منهگائی دومره زیاته شوے ده چه نن پیښور کښې د دو سو روپو والا او 180 روپو والا اوړو تهیلا په 280 روپئ باندے خرخیږی۔

جناب سپیکر: چه د اوړو منسټر وے نو ښه به نه وه ؟

جناب بشیر احمد بلور: او، بیا تاسو ته بل عرض اوکړم جی، چه نن سبا د غوښے داسے حالت دے چه غټه غوښه چه ده ، دا په 80 روپئ کلو باندے ملاؤیږی او ورکوټے غوښه په دو سوه روپئ ملاؤیږی۔ د پیئو، د هر یو څیز ریټونه زیات دی۔ صوبائی حکومت بالکل نه په دے باندے څه سوچ کوی، نه چرته چهاپه وهی او نه څوک نیسی، نه چا نه تپوس کوی۔ پکار دا ده چه صوبائی حکومت د دے خلاف یو مهم اوچلوی چه خدائے د پاره دا اوړه، میاشت پس به داسے نه وی، خو دا دوه درے میاشتے داسے اوشوے چه داسے Increase روان دے چه د اوړو 180 روپئ تهیله نن په 280 روپئ باندے خرخیږی او چه دا کوم مویشیان دی، دا ټول افغانستان ته او اخوا دیخوا سمګل کیږی۔ پکار دا وه چه حکومت د دے خلاف سخت نه سخت ایکشن واخلی۔ چه کوم خلق دا کار کوی ۔ غریب خلق دی چه 80 روپئ کلو چه غټه غوښه وی نو څوک به ئے خوری؟ دالوګانو هم دغه شانتے ریټ، ګنی تاسو لږ مارکیټ کښې اوګوئ کنه جی ۔ دا زما خیال دے چرته زمونږ وزیرانو صاحبانو کښې یو کس د هم لاړ شی او مارکیټ کښې اوګرځی چه پته اولګی چه حالات چرته دی او دا مهنګائی چرته رسیدلے ده؟ پکار ده چه حکومت، مخکښے به دا وه چه یره څوک به ئے نیول یا به یو میاشت نیمه قید، اخوا دیخوا نو خلق به اویریدل ۔ اوس هډو څوک تپوس والا نشته نو حکومت ته پکار دی، فوډ کنټرولر شته، فوډ ډیپارټمنټ شته، فوډ منسټر صاحب شته، نو دا پکار دی چه دے ته لږ غور اوکړے شی چه خلقو ته ډیر نهایت تکلیف دے ، دے مهنګائی باره کښې چه دا لږ کوشش

اوکړی نو امید دے دا مهنګائی به لږه، دا شئے کمیږی نه خو لږ غوندے Stable خو به شی کنه نور خو به نه زیاتیږی کنه نو زما دا خواست دے حکومت ته۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب قاری محمود صاحب، ربانی صاحب پکار وه۔

جناب قاری محمود (وزیر زراعت): جناب سپیکر! ربانی صاحب چونکه نشته، حاجی بلور صاحب چه کومے خبرے ته توجه راوګرځوله، یقیناً دا د غور خبره ده چه منهګائی باندے قابو راوستل او د دے سدباب ضروری دے، خو پریشانی لږه دا ده چه دلته کښ دوه حکومتونه په یو وخت کښ روان دی، یو لوکل ګورنمنټ دے، څه ذمه داری د هغوی جوړیږی، څه د صوبے جوړیږی نو انشاء الله مونږ یقین دهانی ورکوؤ چه مونږ به د دے خلاف چه څه کارروائی کیدے شی، کوؤ به۔

جناب سپیکر: شہزادہ صاحب! ہم نے تو بس Close کر دیا ہے۔ میرے خیال میں جو باتیں تھیں، وہ تو سب ہو گئیں ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: تھوڑی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی سی کیا؟ آپ عبدالاکبر خان سے زیادہ عالم وفاضل ہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں، آپ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر میں تو زیادہ اس کیلئے Prepared نہیں ہوں اس لئے کہ میں ہاسپٹل میں تھا میرے کزن کی اینجوپلاسٹی تھی تو میں کل سے اس میں Busy تھا لیکن کچھ پوائنٹس جو ہماری اپوزیشن نے Raise کئے اور جو Assistance میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو انہوں نے Provide کی Regarding the N.F.C.Award تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ان صوبائی اسمبلیوں میں اس سے پہلے بھی چار دفعہ رہا ہوں، آپ کے ساتھ رہا ہوں، میں سمجھتا ہوں اس دفعہ جو اپوزیشن نے Contribute کیا ہے Towards this side, اس سے پہلے اتنی سیر حاصل بحث اس پر کبھی نہیں ہوئی۔ جو میں خاص طور پر یہ ذکر کرونگا کہ بشیر بلور صاحب، انور کمال صاحب، عبدالاکبر خان، سکندر صاحب اور دیگر مقررین نے جو جو پوائنٹس اٹھائے، جو جو مشورے آپ کو دیئے، حکومت کو جو مشورے دیئے، میں سمجھتا ہوں اگر ان مشوروں پر عمل کیا جائے اور ان کے مطابق چلا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبہ سرحد اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جناب والا! یہ روایت ہمیشہ سے ہے کہ ہم کوئی موضوع پکڑتے ہیں، اس پر بحث

کرتے ہیں، کئی کئی دن تک ہم اس کی تیاری کرتے ہیں۔اس کے مطابق ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اس بات پر عمل کرے،اس بات پر چلے لیکن اب ان کی اپنی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سائڈ پر جو لوگ بیٹھے یا اس سائڈ پر لوگ بیٹھے ہیں، یہ سب صوبے کے حقوق کی بات کرتے ہیں، یہ سب صوبے کیلئے کچھ لینا چاہتے ہیں، کچھ لانا چاہتے ہیں۔ یہ سب چاہتے ہیں کہ صوبہ ترقی کرے۔ یہ ان لوگوں کی بات کرتے ہیں جن کے پاس کچھ ہے نہیں اور جب تک ہمیں کچھ ملے گا نہیں، صوبے کی ترقی ممکن نہیں ہو گی تو جناب والا، اپوزیشن نے اپنی ڈیوٹی اللہ کے فضل و کرم سے بڑی خوش اسلوبی سے نبھائی ہے۔اپوزیشن نے جو کرنا تھا، وہ آپ کے سامنے ہے جو انہوں نے بیان کیا، جو انہوں نے حکومت کو Assistance provide کی، وہ سب کے سامنے ہے اور اب یہ حکومت تک ہے کہ وہ اس سے مستفید ہو اور اسے بروئے کار لائے۔میں زیادہ وقت اس لئے نہیں لینا چاہونگا کہ ہم سننا چاہیں گے کہ گورنمنٹ نے اس کی روشنی میں جو مشورے کئے یا جو انہوں مشورے دیئے گئے، کیا پلاننگ کی ہے اس کیلئے اور کس حد تک گورنمنٹ اس ایوار پر بحث کرنے کے لئے تیار ہے؟ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: اب میں دعوت دونگا جناب سراج الحق صاحب کو کہ وہ جوابی تقریر کریں اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ وہ این ایف سی، نٹ پر افٹ۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: معافی غواړم۔ مونږ غواړو چه په دے باندے سبا له هم خبرے اوشی، په دے باندے ډیرو ممبرانو خواهش دے، دا د تولو نه اهم خبره ده۔ مونږ وایو چه دا د نن Wind-up نه شی که تاسو ماته موقع راکړئ نو زه به اوس وایم۔ که تاسو وایئ چه دا سبا ته نور ممبران هم حق لری او هر سړے پکار ده، په دے باندے خبرے اوکړی۔ دا ځان ځان له دغه دے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ہم بھی Un-prepared تھے، آپ نے بات کرنے کیلئے ہمیں کھڑا کر دیا تو۔۔

جناب سپیکر: تین دن متواتر آپ سے استدعا کی جاتی رہی ہے، جب آپ Prepared نہیں ہوتے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، اس طرح سے ہے اگر آپ کل موقع دے دیں تو جتنی اس پر بحث ہو گیا تنا اچھا ہو گا، حکومت کیلئے۔ (شور)

جناب سپیکر: جی، ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: مهربانی جی۔ دا خو زمونږ ډیرو ملګرو د اپوزیشن ټولو خصوصی تقریباً په هر یو پوائنټ باندے په دے باندے خبرے اوکړے او دا یوه ګله مے زړه ته راځی چه ټول عمر د حکومت د بینچونو نه دا نور ملګرے هم دی، یوازے منسټر نه دے چه یوازے منسټر دے په هره خبره راپاځی، لکه څنګه چه مونږه دا نور ممبران پاڅو پکار ده چه د دوئ د طرف نه هم پینځه شپږ کسان نور هم پاځی، هغوی هم پکښ خپله خبره کوی یوازے منسټر د دے جوګه نه دے۔ هر یو ممبر دے او هر یو سړے دے پکښ۔ مونږه هم وایو چه مونږ ته د دوئ، د ټولو ملګرو رائے هم معلومه شی چه آیا دوئ ټول ملګری په دے خبره باندے متفق دی او که نه۔ یو خو دا خبره مے ذهن کښ وه، بل مے وئیل چه په هغه پوائنټس باندے په تفصیل کښ نه ځمه خو صرف زما غرض دا دے چه زما دا ګله کومه ده، مرکز نه په څه شکل باندے جوړیږی؟ زه وایمه چه په ټول عمر کښ د هغوی تاریخ اوګورئ، په 55 یا په 56 کالو کښ هغه مرید کاظم صاحب خبره اوکړه، وائی چه کومے پورے بچی ژړلی نه وی نو مور ورته پئ نه ورکوی نو مونږ وایو چه دے بچی خو 56 کاله اوژړل، دا څنګه مور ده، نه پوهیږم چه دا میره مور ده که خپله مور ده چه اوسه پورے په 56 کالو کښ زمونږ په ژړه باندے څوک پوهه نه شول؟ (تالیاں) چه دا ژړه د څه د پاره کوی؟ خو دا یو خبره وه چه مونږ چه ماشومان وو، دلته 1960 کښ یا 1958 کښ داسے رواج یو جوړ شوے وو، په سکولونو کښ به ئے مونږ نه یو تپوس کولو چه ته مسلمان یئے که پښتون یئے؟ نو مونږه هم ماشون وو، په زړه کښ به مو عجیبه غوندے خبره راغله چه دے کښ څه اووایو؟ زه خو پښتون هم یم او مسلمان هم یم نو زه څه اووایمه؟ زه وایم سراج الحق صاحب ته، مونږه وایو چه دے هلته لاړ شی نو مو کز کښ د ړومبے تپوس اوکړی چه زه مرکز ته راغلم او که زه پنجاب ته راغلم؟ ځکه چه دا تپوس نن د هغوی نه پکار دے (تالیاں) هغه ځائے ته نن مونږه خپل ملګرے، نمائنده د دے ځائے نه لیږو چه دے مرکز ته ځی او که دے پنجاب ته ځی نو هله به دا خبره واضح شی ځکه چه هغه د مسلمان په حیثیت چه کله هغوی ته پته اولګی چه د اسلام طرف ته دغه والا حکومت دے نو هم راله څه نه راکوی او چه کله ورته پته اولګی چه دا د پښتنو یا د هغے روایاتو، رسمونو والا حکومت راغلے دے نو هم راته د پښتون په حیثیت سره څه راکوی۔ دا زه وایمه چه مونږ ته د څه څیز سزا راکوی؟ دا سزا د څه ده؟ تاسو که لږ ډیر تاریخ اړخ ته د دے خبرے بوځومه،

علامه مشرقی صاحب نه چا یو وخت کښ تپوس اوکړو چه هندوستان آزاد شی نو تاسو ته به پکښ څه ملاؤیږی؟ دا د پاکستان د خبرے نه هم مخکښے خبره وه، هغه ورته اووئیل څنګه ؟ وئیل چه ستاسو څه Contribution دے یا چا ته دا حکومت ورکول پکار دی، چه هندوستان د انګریزانو نه آزاد شی نو چا ته حکومتونه یا په حکومت کښ چا ته حصه ورکول پکار دی؟ نو هغه ورته وئیل چه د چا پکښ زیات Contribution وی، چا چه د انګریزانو خلاف ډیر په تیزئ باندے مخالفت کړے وی او په میدان راغلے وی پکار دی چه هغوی د هندوستان په دغه کښ، نو هغه ورته اووئیل چه دا څنګه؟ نو یو رساله ئے ورته اوښودله، هغے ته به ئے "دهقان" وئیل او که "زمیندار" رساله به ئے ورته وئیل، په هغے کښ د هندوستان د چیف سیکرټری، چه انګریز وو، هغه خپل هوم سیکرټری لندن ته یو خط لیږلے وو چه ما په هندوستان کښ پنځوس زره خلق چه د برطانیے د تاج مخالف وو، هغه مے بندیان کړی دی او جیلونو ته مے لیږلی دی۔ بیا د هغے تفصیل ئے ورکړے وو چه اترپردیش کښ 200 کسان، مدهیه پردیش کښ 300 کسان، په دکن کښ دومره کسان، په بنګال کښ زر کسان، داسے په پنجاب کښ 800 کسان ، آخری راغلے وو چه شمال مغربی سرحد چه کوم د هغوی وو، د هغے صوبے نه ئے یو کم دیرش زره کسان، 29000 کسان، په پنځوسو زرو کسانو کښ چه کوم بندیان شوی وو، 29000 کسان صرف د دے یوے صوبے نه وو، دا د ټول هندوستان خبره کومه، د پاکستان خبره نه کوم او 21000 کسان باقی د ټول هندوستان نه، نو هغه وئیل چه د ټول هندوستان په آزادئ کښ زمونږه د دے یو صوبے چه هغے سره لاندے نوټ لیکلے وو چه دا په هندوستان کښ د ټولو نه وړه صوبه ده، بلوچستان هغه وخت کښ صوبه نه وه نو ځکه دا د ټولو نه وړه صوبه وه، نو په ټول هندوستان کښ 21000 کسان او صرف په یوه صوبه کښ 29000 کسان، هغوی وئیل چه ټول هندوستان په آزادئ کښ زمونږ 58 فیصده حصه کیږی او پکار ده چه مونږه ته 58 فیصد په دے کښ خپل دغه راکړی۔که دا خبره مونږ پاکستان ته راواخلو نو زما خیال دے ،د پاکستان په آزادی کښ، ځکه چه انګریز د دے ځائے نه لاړو نو پاکستان یا هندوستان به آزادیدو، نو زمونږه د 90 فیصد نه زیاته حصه کیږی خو مونږ ته ټوله سزا د دے خبرے راکوی چ۔ تاسو ولے د انګریزانو، مونږ د انګریزانو خلاف نه وو بلکه مونږ د انګریزانو د هغه نظام خلاف وو، مونږ د هغوی د هغے سپینے څرمنے خلاف نه وو، مونږ د هغوی د قانون، د هغوی د نظام، ځکه چه زمونږ

مشرانو به وئیل چه دا زماد خاورے دشمنان دی، دا زما د مذهب دشمنان دی، دوئ سره به هم زه د مذهب په سطح باندے دشمنی کومه، هم به د خپلے خاورے د آزادئ په سطح باندے دوئ سره دشمنی کوم۔ مونږه په دے فخر کوؤ چه زمونږ مشران په هغے کښ شهیدان شوی دی، 1857ء په جنګ کښ، دا ډیره عجیبه خبره ده، تاریخ زمونږه ټول سوزیدلے دے ، څه قصداً انګریزانو سوزولے دے ، څه د هغے نه مخکښے مغلو سوزولے دے ، څه نورو خو دا ډیره عجیبه خبره ده چه صرف صوابئ، د مردان ډویژن او د پښور ډویژن ته به هغوی وئیل چه دا ډیر تعلیم یافته خلق دی او مونږه، انګریزانو په دے کښ ډیر تعلیم خور کړے دے نو هغوی به دا مونږ ته یو سپکه غوندے خبره کوله چه ګنی دا خلق د جنګ جهګړے نه دی ـ دلته مونږ تعلیم عام کړے دے نو دا خلق د جنګ جهګړے نه دی ، نو 1857 ء کښ د آزادئ په هغه جنګ کښ 1300 کسان د مردان او د پښور ډویژن نه شهیدان شوی دی او چه کوم هغه واپس راغلی دی، څوک میاشت پس او څوک دوه میاشتے پس، دا ډیره د بدقسمتی خبره ده چه د انګریزانو نظام، انګریزانو قانون تر ننه پورے په ټول پاکستان کښ شته او چه کوم سړے چه د انګریزی نظام د دغے مخالفت کوی چه کله راسے پاکستان جوړ شوے دے نو چه کومو خلقو مخالفت کړے وو، هغه تر ننه پورے د غدارانو په شکل کښ زمونږ نه په کتابونو کښ شته ، نه په دغه کښ، دا زه نه وایمه ، زه په دغه قوتونو کښ او دغه دغه سره ټول عمر پاتے شوے یم او نن هم یم خو زمونږه هغه هیروز د آزادئ تر ننه پورے زمونږ په کتابونو کښ دغدارانوں په حساب باندے حسابیږی او دا چه کومو خلقو د انګریزانو امداد کړے وو چه هغه زمونږ په صوبه کښ هم د ټولونه زیات وو، دوه پرسنټ وو، په نورو صوبو کښ یو پرسنټ یا نیم پرسنټ ، د ټولونه زیاتے خان بهادرئ او مشرئ او دغه شانتے چیئرمینئ، دا زمونږ په صوبه کښ ورکړے شوے وے ځکه چه د انګریزانو ضرورت وو نو دغه هم یوه ډیره عجیبه خبره وه چه هغه خلقو ته ټول عمر حکومتونه ملاؤ شوی دی، اسمبلو ته راغلی دی، هغوی قانونونه جوړ کړی دی او د دے قانون تحفظ ئے کړے دے ، ټول عمرئے د انګریزی قانون تحفظ کړے دے (تالیاں)نو ځکه نن په دے خبرو باندے سزا راکوی، هم په دے مونږه ته سزا راکوی او دغه سزا ده چه تر کومے پورے دلته، ګنی نو تاسو اوس داسے یو خلق، یا داسے دغه څه اووایو، خلقو ته دا نه شو وئیلے چه د انګریزانو دا نمائندګان ټول دے اسمبلو ته رالیږئ نو مونږ له به ټول حق راکوئ او بیا به یقیناً چه سو فیصد حق، د

پنجاب وی او که د مرکز وی، د هغے نه به راته سو فیصد حق ملاؤیږی خو چه تر کومه پورے دلته مسلمان یا پښتون دے اسمبلو ته راځی نو سوال نه پیدا کیږی او یا به دا نظام، نو مونږ وایو چه هسے هم تاسو له په دے وسوسو کښ نه دی پریوتل پکار، هغه د رحمان بابا یو خبره، یو شعر دے وائی چه:

ے که مے نه وے لیونتوب رهبری کړے افلاطون غوندے به مړ وومه گمراه

زمونږ دا واحد قوم دے چه سل په سله ټول مسلمانان یو۔ په مونږ کښ څوک هندو نشته، سکھ نشته، عیسائی نشته۔ دا په ډیر فخر باندے وایو چه مونږ سل په سله ټول، ځکه چه زمونږ قومی مشرانو فیصله کړے وه، د دے په حق کښ ۔ خلق چه مذهب ته راځی نو فرداً فرداً راځی، یو یو فرد راځی، زمونږه مشرانو قومی فیصله کړے وه، ټول د یو قوم په شکل باندے اسلام ته راغلی وو۔ هم دغه وجه ده چه مونږ نن وایو، دے رونړو ته دغه کوؤ چه دا خبره، که دوئ د قانون خبره کوی او که دوئ د خپل حق اغستو خبره کوی، دا که ملاؤیږی او که نه ملاویږی خو زمونږ عام سړے د انگریزی قانون نه تنگ دے۔ د هغه وخت نه واخلئ تر دے وخت پورے چه څومره حکومتونه دوئ بدل کړی دی، هغه ئے صرف د دے د پاره بدل کړی دی چه زما دا نظام به بدل شی او د دے انگریزی نظام مرکز هغه ته تهانړه ښکاری او کچهری ښکاری نو تاسو چه څنگه د شریعت دغه کړے دے، زما خیال دے نن یو بل شکل باندے، دا کیدے شی چه دوئ اووائی، سبا له په اخبار کښ راشی، دا حکومت لرے کوی چه دا خو یو څو کسان وو دا د دوئ خپل، هغه بس راغلل په الیکشن کښ راغلل حکومت ئے اوکړو نو زه ددے د پاره تاسو ته یو تجویز درکوم چه تاسو چه څنگه ریفرنډم پخوا شوے وو، نن زمونږ هم څه د ټول هندوستان نه تپوس نه کیږی او هغه خلق چه سل په سله مسلمانان وی د هغوی نه تپوس کوی چه تاسو مسلمان یئ که نه؟ یا تاسو دا اسلام په دغه باندے پاکستان سره ځئ که نه؟ ځئ چه دا سے یو ریفرنډم، تاسو خبره اوکړئ، د ریفرنډم تاسو خبره اوکړئ چه په دے صوبه کښ مونږ انگریزی نظام لرے کوؤ او شرعی نظام راولو، دا تاسو منئ که نه؟ نو که ننانوے پرسنټ نه کم خلقو تاسو ته ووټ درکړو خو بالکل بیا د دوئ خبره ټهیک ده او که د ننانوے پرسنټ خلق سبا له راځی، دغے نظام پسے راځی نو بیا دے کښ ستاسو څه کار دے او زما څه کار دے؟ دا به مونږ هغوی ته یو شئے، یو سند به ورته اوښایو چه دا یو څو مولیان نه دی لکه هغوی چه وائی یو څو مولیان راغلے دی، دا یو څو مولیان نه دی۔ (تالیاں) دا د دے ټول قوم فیصله ده۔ زه خو وایم دغه

خبره هم اوکړئ نو سبا له تاسو سره، مونږ سره، دا ټهیک ده مونږ به خپل مخالفت هم کوؤ، دے ځائے کښې به ناست یو، دا زمونږ شریک کور دے، دا زمونږ د دے صوبے شریک کور دے، په دے کښې به خپل هغه کښې، ته به ځان د پاره خپل حق، زه به خپلے علاقے له حق غواړم، ته به د خپلے علاقے حق غواړے خو چه کله زمونږ د هغوی سره خبره وی نو مونږه د ټولے صوبے حق به غواړو، د ټولے صوبے حق چه غواړو هغے کښې ستا او زما خبره یوه ده، هغے کښې نه اپوزیشن شته او نه پکښې حکومت شته۔ هغه د دے صوبے خبره ده۔ بل زه وایم، تاسو پرون، عبدالاکبر خان یو خبره اوچته کړے وه، هغه ډیره غوندے خبره وه چه دوئ را ته وائی یو خاص کمیټی جوړوو، چه درے کسان به پکښې د یو دغه وی، واپډا وی که څه وی، درے کسان به پکښې د مرکز وی او درے کسان به د صوبے وی، که د صوبے نه هم دوئ د چیف سیکرټری یا د فنانس سیکرټری یا داسے نومونه ورلیږی نو زما خیال دے هغے کښې هغه کسان به یو اړخ ته وی او زمونږ دا ملګری به پکښې بل اړخ ته وی نو مونږه دوئ ته د دغه اجازت هم نه ورکوؤ زمونږه دا اسمبلی د دے ټولے صوبے نمائندګی کوی او دغه نمائندګی مونږ د دوئ په ذریعه باندے کوؤ نو مونږ ته دا یو سړے منظور دے، مونږه د دے د پاره جرګے، څه داسے ثالثی دغه نه ده چه هغے د پاره لسو کسانو یا د شلو کسانو کمیټی مقرر کړی چه هغه ټول سبا له، د هغوی نوکران وی، نوکرپیشه خلق وی، هغوی په دے یریږی لکه که مونږه د دے خبرے مخالفت اوکړو نو مونږ به د خپل نوکرئ نه لرے کړی نو زما خیال دے چه مونږه ته دغه ثالثی کمیټی یا دغه څیزونه دی منظور۔ زمونږ د پاره صرف دا یو سړے چه مونږه لیږو، مونږه ته دا کافی دے، دا زمونږه نمائنده دے او دے د زمونږه نمائندګی اوکړی۔ البته په دے څیزونو باندے به بیا هم خبرے کوؤ۔ دا په بل ځائے کښې هم راځی، شل ځله راتلے شی خو زما دوئ ته خواست دے چه دا نمائندګی د دے ځل له په داسے شکل کښې اوکړی چه خپله دوئ هغوی ته سترګے اوښائی چه کومے پورے دوئ هغوی ته نه وی وئیلی چه که تاسو دا او نه کړئ، دے ځل له زمونږ دا خبره او نه منئ نو مونږ به دا کوؤ۔ که ستاسو، څنګه پرون چه انور کمال مروت صاحب وئیلی وو، ډیره ښکلے خبره ئے کړے وه چه یو سړے وائی چه د توپ لائسنس د پاره ئے درخواست ورکړے وو نو هغه ورته اووئیل چه یره توپ لائسنس خو نشته هغه وئیل چه زما د تماچے لائسنس پکار وو خو ما د توپ لائسنس د پاره اووئیل چه ته به وائے چه دا هم نشته، دا هم نشته نو آخر تماچے ته خو به راشو، نو

زه وایم چه دغه شان د توپ خبره د دوئ کوی نو که په تماچے باندے فیصله اوشی څه بده خبره نه ده خو زمونږ خبره به دوئ ته هم داوی، مشوره به هغوی ته دا وی چه دوئ د بره سر نه خبره خپله رانیسی او چه څومره چه وی، چه څه قسم امداد ئے زمونږ پکار وی، د هغه قسم امداد د پاره هر وخت دوئ سره تیار یو۔ که د یو جلوس په شکل کښ دا ټوله اسمبلی بوځی نو هم دے ته تیار یو چه مونږه ټول د ورسره لاړ شو۔ (تالیاں)

Mr Speaker: Thank you. Any honourable Member in the House?

سید مظہر علی قاسم: میں ہوں، جی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا! جو موضوع زیر بحث ہے، .N.F.C اور Net Hyde profits, یہ ایک انتہائی اہم Topic ہے۔ ہمارے صوبے کیلئے یہ اس لئے بھی زیادہ Important ہے کہ ہمارا صوبہ انتہائی غریب ہے اور اس کی غربت کا یہ عالم ہے کہ ابھی کوئی بیس دن پہلے ہمارے علاقے میں زلزلہ آیا اور قریباً ایک ہزار مکانات اس حد تک Damage ہو گئے کہ لوگ ان کے اندر رہنے کے قابل نہ تھے اور جو ساری امداد ہمیں ملی، صوبائی حکومت کی انتہائی کوشش کے باوجود وہ چند خیمے تھے اور کچھ این۔جی۔اوز کی طرف سے امدادی سامان۔ ابھی تقریباً ایک ہزار خاندان اپنے گھروں سے باہر ہیں اور وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ صوبائی حکومت کسی طرف سے ان کی کوئی امداد کرے تاکہ وہ اپنے گھروں کی دوبارہ Reconstruction کر سکیں اور اپنے بچوں کے ساتھ ان میں آرام سے رہائش پذیر ہو سکیں۔ یہ میں یہاں پر ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہماری صوبائی حکومت اور باقی جتنی بھی ہماری چار صوبائی حکومتیں ہیں۔ ان کے بار بار اشتراک پر اور بڑی کاوش پر یہ کمیشن تشکیل دیا گیا اور اس کی Meetings شروع ہو گئیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ انشاءاللہ بہت جلد اسکا ایوارڈ بھی ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے ابھی جب یہ اجلاس ریکوزیشن کیا گیا تو اس میں اپوزیشن نے اس کو ایجنڈے کا Top item رکھا تاکہ اپوزیشن کی طرف سے بھی اور حکومت ارکان کی طرف سے بھی جو ان کی Suggestions ہیں، وہ بھی اسمبلی میں زیر بحث آئیں اور ہمارے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں اس کے اندر جو Participate کر رہے ہیں۔ ہماری فنانس منسٹری ہیں، چیف منسٹر ہیں، ان کے علم میں آ جائے کہ لوگ اس کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ جناب والا! اس کے اندر میں دو تین Suggestions دینا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے وہ چیز جس کو ابھی تک Take up نہیں کیا گیا، میں اس پوائنٹ پر وزیر خزانہ صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ

ہمارے پاکستان کے اندر مختلف کارپوریشنز کام کرتی ہیں، جس طرح واپڈا ہے او۔جی۔ڈی۔سی ہے، ایس۔این۔جی۔پی۔ایل ہے، پی۔ٹی۔سی۔ایل ہے، ان سب کو جو Finances ہوتی ہے تو وہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہوتی ہے،اس کے بعد وہ چاروں صوبوں کے اندر کام کرتے ہیں اور اس کام کا اگر تخمینہ لگایا جائے کہ وہ جو پنجاب میں کرتے ہیں، یا سندھ میں کرتے ہیں یا بلوچستان میں کرتے ہیں یا صوبہ سرحد میں کرتے ہیں تو وہ صرف 4% بنتا ہے۔ ان کے ٹوٹل بجٹ کا میں یہ چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت اس پر بھرپور Stress کرے اور ان سے یہ معلوم کرے کہ آیا کوئی Criteria ہے جس کی بناء پر وہ اس طرح کرتے ہیں اور اگر Criteria نہیں ہے تو جس طرح ابھی تک پاپولیشن کی بات آرہی ہے کہ پاپولیشن کے حساب پہ یہ ایوارڈ ہوگا تو اس میں 14% کم از کم بنتا ہے ہمارے صوبے کا حصہ، تو اس کے اندر یہ جتنی بھی کارپوریشنز ہیں ان کو اس چیز کا پابند بنایا جائے کہ صوبہ سرحد کے اندر وہ اپنی Total allotment کے Against وہ 14% developmental works کریں (تالیاں) دوسرا میں یہ پوائنٹ دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا جو Federal developmental budget ہے وہ تقریباً 180 ارب روپے کا ہے، اب فیڈرل گورنمنٹ کے اندر ہمارے صوبے کی طرف سے صرف ایک منسٹر ہیں، اس کے پاس دو ڈیپارٹمنٹس ہیں تقریباً اس کا جب Developmental Budget آتا ہے تو چونکہ اس کی Equal distribution نہیں ہوسکتی اور بھی کسی طریقے سے نہیں ہوسکتی تو ہمیں اپنے اس فنانس کمیشن کے اندر یہ چیز لازمی Stress کرنی چاہئے کہ فیڈرل گورنمنٹ صرف اور صرف اپنے پاس سو ارب روپے رکھے اور اسی ارب صوبوں کے اندر اس طریقے سے تقسیم کرے کہ جس طرح ابھی تک وہ پاپولیشن کے پوائنٹ پر جا رہے ہیں تو وہ کریں تو ہمارے صوبے کو سات آٹھ ارب روپے اضافی مل جائیں گے۔ جس طرح میں نے عرض کیا کہ لوگ گھروں سے باہر ہیں تو ہمارے صوبے کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ ان لوگوں کو گھر کی Reconstruction کیلئے دس پندرہ ہزار روپے دے سکیں۔ تو یہ ایک ایسا پوائنٹ ہے کہ جس کی بناء پر ہمیں سات آٹھ ارب روپے Provincial Budget کے لئے Extra مل جائیں گے تو اس پوائنٹ پر بھی لازمی Stress کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایک پوائنٹ اس طرح کا ہے کہ ابھی جس طریقے سے کر رہے ہیں کہ جی انہوں نے اس چیز کے اندر Increase رکھی ہے اور وہ 37% سے 45% کے اوپر جا رہے ہیں، یہ ایک اچھی بات ہے۔ جناب والا! ہمیں جو پہلے Share ملتا تھا اس میں ہمارا G.S.T+2.5% ایک Edge میں ملتا تھا۔ جب وہ اس کو Increase کر رہے ہیں تو وہ ساتھ اس کو بھی Debate کر رہے ہیں کو صوبہ سرحد کو جو 2.5% کا Edge مل رہا ہے وہ اس کو ختم

کررہے ہیں۔اب 37% سے 45% پر جائیں تو ہمارا جو G.S.T کے علاوہ Increase آرہاہے یعنی اس میں ہم کوئی Gain نہیں کررہے ہیں بلکہ Loss کررہے ہیں۔ اگر یہ ہو جائے کہ ہمیں G.S.T+2.5% کا جو Edge دے رہے ہیں اس +1.5 ہو تو بھی ٹھیک ورنہ ہمارے لئے یہ 37% سے 45% پہ جانا، اس میں ہم Gain نہیں کررہے ہیں ہمارا صوبہ اس میں Loss کررہاہے۔اس پوائنٹ کو بھی بہت غور سے دیکھنا چاہئے۔ میری یہ تین گزارشات تھیں اور میں امید کرتاہوں کہ حکومت ان پر غور کرے گی۔

جناب سپیکر: Thank you۔آج آپ لوگ تقریر کرناچاہتی ہیں، توکرلیں۔

آواز: کل کریں گی۔

جناب سپیکر: نہیں کل تو نہیں ہے، کل تو، آپ میں سے کوئی۔۔۔

جناب حبیب الرحمن: سپیکر صاحب! زه یو خو خبرے کوم جی۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمن خان۔

جناب حبیب الرحمن : بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، زمونږه تولو مشرانو مختلف تجاویز حکومت ته ورکړل او ما بنه واوریدل، یو پوائنټ هغے کښ شته دے ،هغه دا چه Political pressure on the Federal Government، د دے دپاره چونکه دا ړومبے ځل دے په پاکستان کښ چه د صوبه سرحد موءثر نمائندګی به فیډرل ګورنمنټ کښ د اپوزیشن په شکل کښ یا د حکومتی بنچونوشکل کښ، دا په ړومبی ځل باندے موجوده ده نو هسے زما دعلم مطابق خو مونږه Expert opinion هم اغستے دے ،سابقه وزیر خزانه زمونږ حکومت راغوښتے دی، Political Leaders سره خو د روایاتو نه'هټ کړ' زمونږه حکومت له پکار دی چه په دے صوبه کښ څومره لیډرشپ دے ، هغه شیرپاؤخان دے ، هغه اسفندیارولی دے ، هغه سلیم سیف الله خان دے ، هغه نثار خان دے ، هغه زمونږه دنواز لیګ نمائندګی ده، دغه شان زمونږه د پارلیمنټرین، چه داسے یو کمیټی Constitute شی، جرګه چه مونږ وایو لکه مونږروایات د جرګے دی چه هغه د روایاتو نه هټ کړ داسے یو موثره کمیټی چه هغه په فیډرل ګورنمنټ کښ ځکه چه دا موقع مونږ له آئنده د پاره په لاس نه راځی، دا الله تعالی مونږ له یو واحده موقع راکړے ده چه زمونږ بهرپورنمائندګی، زمونږ لیډر شپ چه کوم دے ، هغه په فیډرل ګورنمنټ کښ موجود دے نو دا نورے خبرے ټیکنیکل چه کومے شوے دی، د افغانستان په

حواله سره دا ټولے زمونږه شوی دی خو په دے یوه خبره کښې پکار ده چه دا خلق مونږ په اعتماد کښې واخلو او د جرګے په شکل کښې مطلب دادے چه دوئ سره یو Consensus باندے مونږ پروګرام Set کړو او دا خبره زمونږ انشاءالله تعالیٰ چه به زور واخلی ځکه چه د دے خلقو وروستو Street power دے ، دا زمونږ لیډرشپ چه کوم دے که مونږ ممبران یو خو مونږه خو دے وفاق سره، تنظیمو سره، پارټو سره تعلق لرو، زمونږ دغه مشران دی نو انشاءالله بیا به څه سقم څه Weak holes چه کوم دی، هغه به نه وی پاتے شوی او زمونږ نمائندګی به بهرپور وی او یقیناً چه مونږ دا دغه کوؤ نو انشاءالله تعالی چه دا مسئله حل شی۔ دا زما معروفیات وو۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی، امانت شاہ صاحب۔

<u>جناب امانت شاہ:</u> نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ اما بعد فاعوذبا اللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ أَلۡهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ۔ حَتَّىٰ زُرۡتُمُ ٱلۡمَقَابِرَ۔ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَ۔ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَ۔ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُونَ عِلۡمَ ٱلۡيَقِينِ۔ لَتَرَوُنَّ ٱلۡجَحِيمَ۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ ٱلۡيَقِينِ۔ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ۔ صدق اللہ العظیم۔۔۔(قطع کلامی)

<u>جناب امانت شاہ:</u> جناب سپیکر صاحب، د جمعے خطبه به انشاء الله په جماعت کښې کوؤ او په جمع کښې به انشاء الله العزیز کوؤ خو بهر حال هغه کوم آیاتونه چه ما ذکر کړل دے کښې هم الله تبارک و تعالی فرمائی" تاسو په هلاکت کښې واچولے ' التکاثر' تکاثر زیات والی د مال 'حَتّیٰ زُرۡتُمُ ٱلۡمَقَابِرَ' تر دے پورے تاسو مقبرو ته اورسیدئ او قبرونو ته اورسیدئ"، د دے آیتونو د تلاوت مقصد زما دا وو چه کوم نیشنل فنانس کمیشن دے چه د پیسو یو ډهیرے دے او د هغے تقسیم دے، چونکه زمونږ د صوبے خپل حقوق دی، خپل روایات دی نو هغه ډهیرے د پیسو چه کوم زمونږ مرکز سره دے ،د هغے مونږ مساویانه تقسیم کول غواړو او که چرته کښې مساویانه تقسیم او نه شو او د یوے صوبے استحصال په هغے کښې اوشو نو بیا به حقیقت دادے چه د هغه مال انسان، زیات والی د مال انسان هغه په هلاکت کښې ورواچوی نو مونږه دا خبره کوو چه کیدے شی الله د نه کوی چونکه زمونږه پاکستان د تمامو صوبو نه جوړ یو نوم دے، چه سرحد دے، بلوچستان دے، سندھ او که پنجاب دے نو که چرته کښې په هغے کښې زیات والے د چا سره اوشو او بله صوبه په هغے کښې کنګال شوه نو هغه به خا مخا بیا هلاکت کښې چه کوم نو راځی او

دا مونږ او تاسو گورو هم، زمونږ د سیاست معنیٰ هم دغه ده "اصلاح المعاش و المعاد"۔ چه مونږ د معاش او د معاد د دواړو اصلاح کول غواړو۔ بعضے خلق دا خبره کوی چه مولویان عاجزانانو له داسے سیاست، لیډری، یا تعلق نه دے کول پکار خو مونږ خپله دا وایو چه سیاست چه کوم نورو خلقو په یو بله معنیٰ کښ اغستے دے ، لکه څنگه چه نیشنل فنانس کمیشن بعضے خلقو د خپلو مفادو د پاره، د خپلو ذرائع د زیات والی د پاره، د خپلو وسائلو د بړها والی د پاره هغوی د بلے صوبے استحصال کوی، د نورو خلقو استحصال کوی او هغه چه کوم دے د سیاست یو معنیٰ اخلی، داسے نه ده بلکه مونږ دا وایو چه تاسو اصلاح اوکړئ د معاش، معاشی نظام چه کوم زمونږ اقتصادی نظام دے دهغے یو اصلاح پکار ده او هغه اصلاح هله کیدے شی چه کله مونږ مساویانه طریقے سره، مساوی طریقے سره۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب امانت شاہ: مهربانی به وی جی، زه پخپله باندے ، ستاسو تقریر مو واوریدو خو لږ معمولی تاسو خیر دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: امانت شاه صاحب! تقریر کوئ، جاری ساتئ۔

جناب امانت شاہ: بهر حال هغه مساویانه طریقه دا ده چه مونږ او تاسو یو داسے تجویز مرکز ته وړاندے کړو چه په هغے باندے که بلوچستان دے ، که سندھ، که پنجاب دےهغوی هم Agree وی ځکه تاسو ته معلومه ده که چرته کښ یوه صوبه د پاپولیشن خبره کوی، د آبادئ خبره کوی، څوک د رقبے په لحاظ سره خبره کوی، څوک به د غربت په لحاظ سره خبره کوی، څوک ریونیو باره کښ به خبره کوی نو مونږ له داسے پکار دی چه یو داسے تجویز مونږه وړاندے کړو چه دا ټولے صوبے ځان سره په هغے باندے متفق کړو، که هغه د پیسو د بړها والی یو خبره ده چه په هغے کښ مونږ د سرحد خپله حصه مقرر کړو، دغه شان د پنجاب خپله حصه مقرره کړو د هغے په تناسب سره د بلوچستان یو خپله حصه مقرره کړو، د سندھ یو خپله حصه مقرره کړو نو چه کله دغه حصه مونږه مقرر کړو نو انشاءالله العزیز چه مونږ سره دا نورے صوبے په هغے کښ متفق کیدے شی۔ ځکه دا خبره مخے ته زمونږ ده که چرته کښ مونږ د خپل غربت خبره کوو نوهلته کښ مونږ باندے د آبادئ خبره کیږی که مونږ د غربت خبره کوو، هلته د رقبے خبره کیږی، که مونږه د غربت خبره

کوو نو د ریونیو خبره کیږی۔ دا ټولے خبرے ، مشترکه یو دا سے حل دے له ویستل پکار دی۔ زما تجویز دا دے چه خپله صوبے د پاره یو خپل حق مونږ مقرر کړو چه تقریباً آټھ ارب دی، دس ارب دی، باره ارب دی۔ په دغے تناسب سره بلوچستان ته د اوکتلے شی، دهغوی ددے نه دلږ کم شی، سندھ ته دے اوکتلے شی او د هغوی په حیثیت باندے د ورکړے شی نو چه کله دا ټولے صوبے په یو څیز باندے متفق شی نو انشاء الله العزیز چه بیا مرکز به خا مخا په هغے باندے یو فیصله کوی او که چرته کښ متفق نه وی او زمونږ دغه صوبه بیا چه کوم دے دغه شانتے پاتے شی، د آبادئ په لحاظ سره هم هغے ته صحیح طریقے سره توجه ور نه کړے شی نو حقیقت دا دے چه کوم مونږه دا اوس تیر شوے بجټ اغستے دے ، په هغے باندے زمونږ دا څومره سکیمونه چه کوم دی نو هغه Lapse کیږی او هغه به نه وی، چونکه پیسے نشته دے ، مرکز مونږ ته را کړے نه دی او دغه شانتے د واپډا چه کوم زمونږه پیسے هغوی سره بند دی، هغه مونږ ته نه شی را کیدے نو که چرته دغه ټولے پیسے مونږ مشترکه، دهغے دپاره زما تجویز دادے چه مونږ به هغے باندے مستقلاً څه خپله Ratio جوړه کړو چه تر دے حده پورے چه کوم دے نو سرحد ګورنمنټ تلے شی، دے حده پورے پنجاب او دے پورے سندھ، بلوچستان او مونږه ټول په هغے باندے متفق شو نو انشاءالله العزیز چه یو وافر او ښه مقدار به انشاءالله زمونږ سرحد ته ملاویږی۔ وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العلمین۔

<u>جناب سپیکر:</u> جزاک اللہ۔ اجلاس کل صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 10 مارچ 2004 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)